ISSN: 2410-9843

مسلسل اشاعت کے 22 سال

www.muqaami.pk

MONTHLY Muqaami Hakoomat LAHORE

چیف ایڈیٹر
ڈاکٹر بلال ظفر

مینیجنگ ایڈیٹر
نعیم ثاقب

ماہنامہ مقامی حکومت لاہور

266 | جلد نمبر 23 | شمارہ نمبر 02 | نومبر 2025ء

نعیم ثاقب

پاکستان اس وقت معاشی دباؤ، کمزور گورننس اور شہری مسائل کے ایک پیچیدہ دور سے گزر رہا ہے جہاں عوام ترقیاتی وعدوں کے بجائے عملی نتائج کی منتظر ہے۔ ایسے حالات میں صوبائی سطح پر مؤثر قیادت، واضح سمت اور بروقت فیصلے غیر معمولی اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔ اس کے برعکس کراچی اور سندھ اس وقت انتظامی کمزوری، بنیادی شہری

مریم نواز شریف کا وژن محض انفراسٹرکچر کی تعمیر تک محدود نہیں بلکہ ایک ایسے جدید، محفوظ اور بااختیار پنجاب کی تشکیل ہے جہاں شفافیت، مؤثر گورننس اور عملی اقدامات کے ذریعے ترقی کے ثمرات ہر شہری تک پہنچیں۔

سے نجات فراہم کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ صوبے بھر میں 67

گاڑیاں، اتوار کے روز خصوصی صفائی آپریشن اور کوڑا پھینکنے پر جرمانے جیسے اقدامات نے شہری رویوں میں بھی تبدیلی پیدا کی ہے۔ سیف سٹی کیمروں کے ذریعے صفائی کی نگرانی، ای-انوائسنگ نظام اور ویسٹ مینجمنٹ کمپنیوں کی KPI گریڈنگ شفافیت کو یقینی بنا رہی ہے۔ مزید برآں، ویسٹ ٹو ویلیو منصوبوں کے ذریعے کچرے سے توانائی اور آمدن حاصل کرنے کا عمل بھی شروع کیا جا رہا ہے۔ مریم نواز شریف نے 2026 کو نوجوانوں کا سال قرار دے کر نوجوان نسل کو قومی ترقی کا محور بنایا۔ طلبہ میں 27 ہزار بلا سود ای-بائیکس تقسیم کی گئیں، جن میں 8,200 بائیکس طالبات کو دی گئیں۔ ہنر مند جوان پروگرام کے تحت نوجوانوں کو مفت آئی ٹی اور ڈیجیٹل مہارتوں کی تربیت دی

مریم نواز شریف کی قیادت کو اب صرف پنجاب تک محدود نہیں سمجھا جا رہا بلکہ اسے ایک قابلِ تقلید گورننس ماڈل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جس کی امید کراچی اور سندھ کے شہری بھی لگائے بیٹھے ہیں۔

ٹوٹے پھوٹے انفراسٹرکچر،

پنجاب بدل رہا ہے، سندھ بھی کسی مسیحا کا منتظر

کچرے کے ڈھیروں، پانی و ٹرانسپورٹ کے بحران اور

سہولتوں کے بحران اور گورننس کے مسلسل زوال کی واضح مثال بن چکے ہیں، جہاں عوام روزمرہ زندگی میں پانی، ٹرانسپورٹ، صحت، صفائی اور تحفظ جیسے بنیادی مسائل سے دوچار ہیں۔ برسوں سے اقتدار میں رہنے کے باوجود صوبائی حکومت شہری مسائل کے پائیدار حل اور مؤثر حکمرانی فراہم کرنے میں ناکام دکھائی دیتی ہے جس کے نتیجے میں عوامی اعتماد شدید متاثر ہوا ہے۔ ایسے ماحول میں یہ سوال فطری طور پر جنم لیتا ہے کہ کیا صوبائی قیادت کی مؤثر اور بھرپور کردار کے بغیر

پاکستان میں بہتر گورننس اور عملی ترقی ممکن ہے؟

پنجاب، جو آبادی اور معیشت کے اعتبار سے ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے، یہاں کیے گئے فیصلے نہ صرف صوبے بلکہ پورے ملک کے مستقبل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی تناظر میں وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف

پاکستان کا سب سے بڑا شہر کراچی آج بھی ٹوٹے پھوٹے انفراسٹرکچر، کچرے کے ڈھیروں، پانی و ٹرانسپورٹ کے بحران اور غیر مؤثر شہری نظم و نسق کا شکار ہے

نے اقتدار سنبھالتے ہی صوبے کی ترقی، جدید شہری سہولتوں، عوامی تحفظ اور سماجی فلاح کو اپنی حکمرانی کی بنیاد بنایا۔ ان کا وژن محض انفراسٹرکچر کی تعمیر تک محدود نہیں بلکہ ایک ایسے جدید، محفوظ اور بااختیار پنجاب کی تشکیل ہے جہاں شفافیت، مؤثر گورننس اور عملی اقدامات کے ذریعے ترقی کے ثمرات ہر شہری تک پہنچیں۔ ان کی قیادت میں پنجاب نے قلیل مدت میں وہ عملی پیش رفت دیکھی ہے، جو ماضی میں دہائیوں پر محیط اہداف سمجھی جاتی تھی۔ مریم نواز شریف کے دورِ حکومت میں پنجاب میں ریکارڈ تعداد میں ترقیاتی منصوبے شروع کیے گئے۔ سیلاب متاثرین کے لیے 10 ارب روپے کا امدادی پیکیج اور کسانوں کے لیے 100 ارب روپے کا کسان کارڈ پروگرام ایک ملین سے زائد کسانوں کے لیے مالی سہارا ثابت ہوا۔ اس پروگرام کے تحت کسانوں کو بیج، کھاد اور زرعی ادویات کی بروقت فراہمی ممکن بنائی گئی، جس سے زرعی پیداوار میں بہتری کی توقع ہے۔ انفراسٹرکچر کے شعبے میں راولپنڈی میں نواز شریف فلائی اوور اور جی پی او چوک انڈر پاس جیسے منصوبے سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں، جو روزانہ پانچ لاکھ سے زائد گاڑیوں کو ٹریفک جام

مراحل

سڑکوں کے منصوبے مکمل یا تکمیل کے مراحل میں ہیں، جن کی مجموعی لمبائی 607 کلومیٹر سے زائد ہے۔ گھروں کی قلت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا گھر، اپنی چھت پروگرام کے تحت اب تک 14 ہزار 800 خاندانوں کو بلا سود قرضے فراہم کیے جا چکے ہیں جبکہ 30 ہزار گھروں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں الیکٹرک بس منصوبہ ایک انقلابی قدم ہے، جس کے تحت 42 شہروں میں 1,100 ماحول دوست بسیں چل رہی ہیں، جو نہ صرف آلودگی میں کمی بلکہ شہریوں کو سستی اور آرام دہ سفری سہولت فراہم کر رہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے سیف پنجاب وژن کے تحت پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کو جدید خطوط پر استوار کیا گیا۔ شیخوپورہ، سیالکوٹ سمیت کئی شہروں میں مصنوعی ذہانت پر مبنی نگرانی کا نظام فعال ہو چکا ہے جبکہ ملتان اور دیگر شہروں میں دوسرے مرحلے کا آغاز 2025 تک

جا رہی ہے۔ صحت کے شعبے میں مفت علاج، مریم نواز ہیلتھ کلینکس کے 150 مراکز، اور خصوصی بچوں کی اسکریننگ جیسے اقدامات نمایاں ہیں، جن کے تحت 35 ہزار 600 بچوں کی جانچ کی گئی اور 20 ہزار کو موقع پر علاج فراہم کیا گیا۔ پرواز کارڈ جیسے پروگرام نوجوان کاروباری افراد کے لیے نئی راہیں کھول رہے ہیں، جبکہ سرکاری اسکولوں میں غذائی پروگرام ہزاروں بچوں کی صحت بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کی قیادت میں پنجاب تیزی سے ایک جدید، محفوظ اور فلاحی صوبے کی شکل اختیار کر رہا ہے۔

کراچی اور سندھ کی عوام کی نظریں اب مریم نواز پر

غیر مؤثر شہری نظم و نسق کا شکار ہے۔ سندھ میں ترقیاتی منصوبوں کی رفتار سست، شفافیت پر سوالات اور عوامی شکایات کے ازالے کا مؤثر نظام نہ ہونے کے باعث شہری خود کو بے یار و مددگار محسوس کرتے ہیں۔ اس کے برعکس پنجاب میں صفائی، سیف سٹی، ڈیجیٹل گورننس، صحت اور نوجوانوں کے لیے عملی اقدامات نے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر نیت، وژن اور عمل یکجا ہوں تو قلیل مدت میں بھی نمایاں تبدیلی ممکن ہے۔ آج کراچی اور سندھ کی عوام بھی اس ماڈل کی طرف دیکھ رہی ہے جو پنجاب میں مریم نواز شریف کی قیادت میں ابھر کر سامنے آیا ہے۔ ایک ایسا ماڈل جو محض اعلانات نہیں بلکہ نتائج پر مبنی ہے۔ عوامی حلقوں میں یہ سوال شدت

سندھ میں ترقیاتی منصوبوں کی رفتار سست، شفافیت پر سوالات اور عوامی شکایات کے ازالے کا مؤثر نظام نہ ہونے کے باعث شہری خود کو بے یار و مددگار محسوس کرتے ہیں

اختیار کر رہا ہے کہ اگر پنجاب میں جدید ٹیکنالوجی، شفاف نظام اور تیز رفتار منصوبہ بندی ممکن ہے تو یہی وژن کراچی اور سندھ میں کیوں نہیں؟ یہی وجہ ہے کہ مریم نواز شریف کی قیادت کو اب صرف پنجاب تک محدود نہیں سمجھا جا رہا بلکہ اسے ایک قابلِ تقلید گورننس ماڈل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جس کی امید کراچی اور سندھ کے شہری بھی لگائے بیٹھے ہیں۔

مکمل کیا جائے گا۔ پاکستان کی پہلی ورچوئل ویمن پولیس اسٹیشن "میری آواز مریم نواز" خواتین کے لیے ایک انقلابی سہولت ہے، جہاں وہ بغیر تھانے گئے شکایات درج کرا سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بچوں کے تحفظ مراکز، ایمرجنسی پینک بٹن اور لاہور کے 100 مقامات پر مفت وائی فائی کی فراہمی جیسے اقدامات شہری تحفظ کو نئی جہت دے رہے ہیں۔ ورکنگ ویمن کے لیے ڈے کیئر اور تربیتی سہولتوں سے آراستہ ہاسٹل خواتین کو بااختیار بنانے کی عملی مثال ہے۔ ستھرا پنجاب پروگرام وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کا ایک فلیگ شپ منصوبہ بن چکا ہے۔ اس پروگرام کے تحت 1 لاکھ 40 ہزار ورکرز کی مدد سے 94 لاکھ ٹن کچرا اٹھایا گیا۔ الیکٹرک صفائی

ترقیاتی منصوبوں کی رفتار، شفاف حکمرانی اور عوامی مسائل کے حل پر توجہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ محض وعدوں کا نہیں بلکہ عملی اقدامات کا دور ہے۔ پنجاب کی یہ تبدیلی نہ صرف موجودہ نسل بلکہ آنے والے وقتوں کے لیے بھی ایک مضبوط بنیاد فراہم کر رہی ہے۔

جہاں ایک طرف پنجاب میں مریم نواز شریف کی قیادت میں ترقی، صفائی، تحفظ اور عوامی سہولتوں کا واضح اور قابلِ مشاہدہ ماڈل سامنے آ رہا ہے، وہیں دوسری جانب کراچی اور سندھ میں گورننس کی ابتر صورت حال مسلسل عوامی بے چینی کو جنم دے رہی ہے۔ پاکستان کا سب سے بڑا شہر کراچی آج بھی

مقامی حکومت

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (کراچی)
شہریار جنجوعہ

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (لاہور)
محمد یاسین ظفر

برائے رابطہ:
وائس ایپ: 0300-8400373
ای میل: muqaami@hotmail.com
پوسٹ بکس 5191 ، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔54700
قیمت فی شمارہ: 50 روپے زرِسالانہ: 1000روپے
ایڈیٹر و پبلشر محمد بلال ظفر نے کے وائی پرنٹرز سے چھپوا کر ماڈل ٹاؤن لاہور سے شائع کیا۔

فضائی آلودگی، ڈیٹا کا تعطل اور حکومتی اعتماد کا بحران

اداریہ

پنجاب حکومت کی جانب سے فضائی معیار کی نگرانی کے نظام میں تعطل کا اعتراف ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب لاہور سمیت صوبے کے بڑے شہر شدید اسموگ اور خطرناک فضائی آلودگی کی لپیٹ میں ہیں۔ اگرچہ محکمہ تحفظِ ماحولیات نے اس تعطل کو تکنیکی خرابی قرار دے کر الزامات کی تردید کی ہے، مگر یہ وضاحت عوامی خدشات کو پوری طرح دور کرنے میں ناکام دکھائی دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فضائی آلودگی اب محض ایک ماحولیاتی مسئلہ نہیں رہی بلکہ یہ عوامی صحت کا سنگین بحران بن چکی ہے۔ ایسے میں اگر مانیٹرنگ ڈیٹا میں وقفہ آئے یا شفافیت پر سوال اٹھے تو یہ حکومت کی ساکھ اور پالیسی سازی دونوں کے لیے خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ لاہور میں اے کیو آئی کا 500 سے تجاوز کر جانا اور دیگر شہروں میں بھی انتہائی خطرناک سطح تک پہنچنا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ حکومت نہ صرف حقائق کو تسلیم کرے بلکہ انہیں بلا تعطل اور مکمل شفافیت کے ساتھ عوام کے سامنے رکھے۔ سوشل میڈیا پر ماحولیاتی ماہرین اور شہریوں کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اعتماد کا فقدان بڑھ رہا ہے۔ ماضی کے تجربات نے یہ تاثر مضبوط کیا ہے کہ آلودگی کے بحران میں اکثر اعداد و شمار کی اصل سنگینی کو کم ظاہر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چاہے یہ تاثر درست ہو یا غلط، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسے واضح اور مسلسل معلومات فراہم کر کے زائل کرے۔ محکمہ ماحولیات کی یہ دلیل کہ ڈیٹا ٹرانسمیشن میں تاخیر ہوئی مگر مانیٹرنگ جاری رہی، تکنیکی طور پر درست ہو سکتی ہے، مگر عوام کے لیے اصل سوال یہ ہے کہ ایسے حساس نظام میں بیک اپ اور متبادل انتظامات کیوں موجود نہیں؟ جب فضائی آلودگی روزانہ ہزاروں شہریوں کی صحت کو متاثر کر رہی ہو تو چند گھنٹوں کا ڈیٹا خلا بھی پالیسی فیصلوں کو متاثر کر سکتا ہے۔ یہ بحران اس حقیقت کی بھی یاد دہانی ہے کہ آلودگی کے مسئلے کا حل محض مانیٹرنگ تک محدود نہیں۔ اگر اے کیو آئی مسلسل ''انتہائی خطرناک'' سطح پر رہے اور عملی اقدامات مؤثر ثابت نہ ہوں تو ڈیٹا کی شفافیت بھی بے معنی ہو جاتی ہے۔ اسموگ سے نمٹنے کے لیے صنعت، ٹرانسپورٹ، تعمیرات اور زراعت کے شعبوں میں سخت اور مستقل اصلاحات ناگزیر ہیں۔ حکومتِ پنجاب کے لیے یہ لمحۂ فکریہ ہے۔ فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لیے اعتماد، شفافیت اور تسلسل بنیادی ستون ہیں۔ اگر عوام کو یہ یقین نہ ہو کہ انہیں مکمل اور درست معلومات دی جا رہی ہیں تو کسی بھی حکمتِ عملی کی کامیابی مشکوک ہو جاتی ہے۔ اس بحران کا تقاضا ہے کہ حکومت ڈیٹا کے تعطل کو معمولی تکنیکی مسئلہ سمجھ کر نظر انداز نہ کرے بلکہ اسے اعتماد بحالی اور سنجیدہ ماحولیاتی اصلاحات کا نقطۂ آغاز بنائے۔

سی پیک میں مقامی حکومتوں کا غیر مؤثر کردار؟

ڈاکٹر بلال ظفر

چین پاکستان اقتصادی راہداری منصوبہ جسے عرفِ عام سی پیک بھی کہا جاتا ہے چین کے وسیع تر "بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو" کا اہم حصہ ہے۔ یہ ان چھ اہم اقتصادی راہداریوں میں شامل ہے جو چین کو زمینی اور سمندری راستوں کے ذریعے ایشیا، یورپ اور افریقہ کے براعظموں سے جوڑتی ہیں۔ یہ منصوبہ نہ صرف خطے کی معاشی ترقی کے لیے اہم ہے بلکہ پائیدار امن اور علاقائی رابطے کو فروغ دینے میں بھی کلیدی کردار ادا کرتا نظر آتا ہے۔ سی پیک منصوبے کے تحت پاکستان میں بنیادی انفراسٹرکچر، توانائی، مواصلات اور بندرگاہوں کے بڑے منصوبے عمل میں آ رہے ہیں۔ ان میں سے بیشتر بلکہ تمام تر منصوبے وفاقی سطح پر ہی چلائے جا رہے ہیں اور ان کے ثمرات بھی زیادہ تر عمومی طور پر وفاق یا صوبوں تک ہی محدود نظر آتے ہیں۔ لیکن سی پیک کا زمینی راستہ جو تقریباً 3000 کلومیٹر پر محیط ہے کئی چھوٹے قصبوں، شہروں اور دیہی علاقوں سے گزرتا ہے۔ ایسے میں ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا پاکستان کے شہر اور مقامی حکومتیں اس راہداری سے جڑے مواقع سے حقیقی معنوں میں فائدہ اٹھا رہی ہیں؟ تاریخی طور پر پاکستان اور چین کے درمیان تجارتی تعلقات ہمیشہ خوشگوار رہے ہیں۔ تاہم سی پیک نے ان تعلقات کو اقتصادی شراکت داری میں تبدیل کر دیا ہے۔ موجودہ وقت میں دونوں ممالک کے درمیان تجارتی حجم مسلسل بڑھ رہا ہے اور اس میں مزید اضافے کی گنجائش موجود ہے۔ لیکن اس بڑھتے ہوئے تجارتی اور اقتصادی تعاون میں پاکستان کی مقامی حکومتوں کی شرکت تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ سی پیک کے تحت ہونے والے زیادہ تر منصوبے وفاقی سطح پر ہی ترتیب دیے گئے ہیں اور ان پر عملدرآمد بھی اعلیٰ سطحی بیوروکریسی یا متعلقہ وفاقی وزارتوں اور پلاننگ کمیشن کے ذریعے ہوتا ہے۔ اگرچہ صوبائی حکومتوں نے اپنے اپنے مفاد میں سی پیک سے جڑے منصوبے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے مگر ان کا زیادہ تر فوکس بھی صرف سیاسی سطح پر کامیابی دکھانے تک محدود رہا ہے۔ کوئی ایسی مربوط حکمتِ عملی نظر نہیں آتی جو سی پیک کو مقامی معیشت سے جوڑ کر شہروں میں پائیدار ترقی کو یقینی بنائے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا بھر میں شہروں کو معیشت کے انجن کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی ہمارے شہر روزگار، کاروبار، خدمات اور صنعت کے مراکز ہیں۔ لیکن ہمارے شہروں اور مقامی حکومتوں کو سی پیک کے تناظر میں بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ نہ ہی مقامی حکومتوں کو کسی منصوبہ بندی میں شامل کیا جاتا ہے اور نہ ہی انہیں کوئی فعال کردار دیا گیا ہے۔ اس صورتحال کے باعث شہروں کی ترقی سی پیک کے متوازی نہیں بلکہ اس سے علیحدہ سمت میں جاری ہے۔ اگرچہ بعض صوبے اپنے علاقوں میں صنعت کاری اور خصوصی اقتصادی زونز کی بات کر رہے ہیں لیکن مقامی حکومتوں کی سطح پر چینی شہروں یا بلدیاتی اداروں کے ساتھ روابط، مشترکہ منصوبے، تکنیکی تعاون یا تجربات کا تبادلہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ نہ ہی مقامی حکام کی تربیت کے لیے کوئی مربوط پروگرام تشکیل دیا گیا ہے تاکہ وہ عملی طور پر اس منصوبے کا حصہ بن سکیں اور نہ ہی مقامی سطح پر سی پیک کی افادیت سے متعلق کوئی آگاہی مہم چلائی گئی ہے۔ اگرچہ ماضی میں مقامی حکومتوں کے زیادہ تر نظام آمرانہ ادوار میں ہی متعارف ہوتے رہے لیکن پاکستان کے تمام صوبوں میں قائم مقامی حکومتوں کا موجودہ ڈھانچہ تمام تر خامیوں کے باوجود پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک مکمل جمہوری پس منظر میں قائم کیا گیا نظام ہے لیکن بدقسمتی سے اسے بھی قومی ترقیاتی عمل میں سنجیدہ طور پر شامل نہیں کیا گیا۔ حالانکہ سی پیک کے منصوبے کو موقع بنا کر شہروں میں نئی ترقیاتی سوچ، مقامی معیشت کی بہتری اور گورننس کے نئے ماڈل آزمانے کا ایک بہترین موقع تھا جسے ضائع کیا جا رہا ہے۔ خاص طور پر ان شہروں میں جو سی پیک کے مشرقی، مغربی یا مرکزی راستوں پر واقع ہیں، وہاں چین کی شراکت داری سے مقامی حکومتوں کی صلاحیت کو بروئے کار لا کر مقامی کاروبار، سیاحت، انفراسٹرکچر، ٹرانسپورٹ اور شہری سہولیات کے شعبوں میں نمایاں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ اسی تناظر میں یہ بھی ضروری ہے کہ پاکستان میں ایک ایسا مشترکہ فورم تشکیل دیا جائے جہاں بلدیاتی ادارے، صوبائی حکومتیں اور چین کے مقامی حکام ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کر سکیں۔ اس طرح کے پلیٹ فارمز مقامی سطح پر ترقیاتی منصوبوں کی رفتار کو تیز، شفاف اور پائیدار بنا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ "سلک روڈ فنڈ" کے تحت ترجیحی ترقیاتی علاقوں میں مقامی حکومتوں کو شامل کیا جانا چاہیے تاکہ ان علاقوں کو براہِ راست ترقیاتی فنڈز میسر آ سکیں۔ آج وقت کا تقاضا ہے کہ سی پیک کی شکل میں قومی سطح پر چلنے والے اس ترقیاتی ماڈل کو صرف وفاقی سطح تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اسے مقامی حکومتوں تک وسعت دی جائے۔ سی پیک کے تناظر میں مقامی حکومتوں کو نہ صرف ایک فعال شراکت دار بنایا جائے بلکہ انہیں مطلوبہ فنی، مالی اور انتظامی صلاحیتوں سے بھی لیس کیا جائے تاکہ وہ خود اپنی ترقی کا ایجنڈا تشکیل دے کر ملکی معاشی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

آر ڈی اے کا صفائی مہم اور صاف پانی کی فراہمی کا جامع آغاز

راولپنڈی: "صاف پنجاب" پروگرام کے تحت پائیدار ویسٹ مینجمنٹ اور صوبے کے شہروں کو زیادہ صاف ستھرا بنانے کے وژن کے مطابق راولپنڈی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (آر ڈی اے) نے راولپنڈی میں بڑے پیمانے پر صفائی اور عوامی سہولت مہم شروع کر دی ہے۔ آر ڈی اے کی ڈائریکٹر جنرل کنزہ مرتضیٰ نے اسٹیٹ مینجمنٹ ڈائریکٹوریٹ اور لینڈ ڈیولپمنٹ ڈائریکٹوریٹ کو خصوصی ہدایات جاری کی ہیں کہ شہر کی 13 ہاؤسنگ اسکیموں جن میں اصغر مال اسکیم، سید پور ہاؤسنگ اسکیم، عیدگاہ اسکیم، ڈھیر اگراؤنڈ اسکیم، غزنی کالونی، ملت کالونی، شیر پاؤ کالونی، سول لائن اور دیگر شامل ہیں میں مکمل صفائی کو یقینی بنایا جائے۔ اس مہم کا مقصد نہ صرف جمع شدہ کچرے اور گندگی کو صاف کرنا ہے بلکہ صفائی کے مستقل اور مؤثر نظام کے لیے احتیاطی اقدامات بھی نافذ کرنا ہے۔ انہوں نے مزید ہدایت کی کہ آر ڈی اے کے دائرہ کار میں شامل 64 ہاؤسنگ اسکیموں جن میں ٹاپ سٹی، گندھارا سٹی، ممتاز سٹی، کیپٹل اسمارٹ سٹی، فیصل ٹاؤن، بحریہ ٹاؤن فیز VIII، ہلٹی گارڈنز اور دیگر شامل ہیں کے قبرستانوں میں بھی خصوصی صفائی آپریشن کیے جائیں۔ ان کارروائیوں میں کچرے کی صفائی، لینڈ اسکیپنگ، اور ارد گرد کے علاقوں کی مناسب دیکھ بھال شامل ہوگی تاکہ زائرین کے لیے باوقار اور صاف ستھرا ماحول برقرار رہے۔ مزید برآں، متعلقہ محکموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ہاؤسنگ اسکیموں میں صاف پانی کی فراہمی اور اس کی مناسب دیکھ بھال یقینی بنائی جائے، تاکہ شہریوں کو ضروری سہولیات بآسانی دستیاب ہوں اور ان کے معیارِ زندگی میں بہتری آئے۔ ڈائریکٹر جنرل آر ڈی اے نے کہا کہ ادارہ صوبائی حکومت کے وژن کے مطابق ایک صاف، صحت مند اور ماحول دوست راولپنڈی کے قیام کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدامات "ستھرا پنجاب" کے اُس تصور کی تکمیل کی طرف ہماری سنجیدہ کوششوں کا ثبوت ہیں، جہاں شہر نہ صرف جدید منصوبہ بندی کے مطابق ہوں گے بلکہ ماحول دوست اور عوام دوست بھی ہوں گے۔

جدید طرزِ حکمرانی میں مؤثر قیادت اور پالیسی کمیونیکیشن کی اہمیت اُجاگر

مظفر آباد: جدید سیاسی اور سماجی تناظر میں مؤثر قیادت اور مؤثر ابلاغ کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر زور دیتے ہوئے سابق برطانوی رکنِ پارلیمنٹ بیرسٹر عطاالرحمٰن چشتی نے کہا ہے کہ آج کے دور میں محض علم کافی نہیں، بلکہ اسے مؤثر انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت بھی لازمی ہے۔ وہ منگل کے روز کشمیر انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ (KIM) کے زیرِ اہتمام منعقدہ ایک روزہ تربیتی ورکشاپ بعنوان "لیڈرشپ اینڈ پالیسی کمیونیکیشن" سے خطاب کر رہے تھے۔ بیرسٹر چشتی، جو عام طور پر آر چشتی کے نام سے جانے جاتے ہیں، نے کہا کہ موجودہ دور میں پالیسی سازی کے تین بنیادی ستون عوامی رائے، بصیرت اور اعتماد ہیں۔ انہوں نے کہا، "کسی قوم کے بیانیے کی اصل بنیاد سچ بولنے کے حوصلے میں ہے۔ آج کے دور میں جنگیں تلواروں سے نہیں بلکہ بیانیوں سے لڑی جاتی ہیں اور وہ قومیں جو ڈیجیٹل بیانیے پر عبور حاصل کر لیتی ہیں، عالمی رائے عامہ کی سمت متعین کرتی ہیں۔" 47 سالہ برطانوی کنزرویٹو رہنما، جن کا تعلق مظفرآباد کے نواحی علاقے سے ہے، 2010 سے 2024 تک کیلنگھم اینڈ زہم کے رکنِ پارلیمنٹ رہے جبکہ 2022 میں وہ وزیرِ مملکت برائے لاطینی امریکہ اور کیریبین بھی رہ چکے ہیں۔ ورکشاپ میں آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کے چار اراکین، سینئر سرکاری افسران، محکموں کے سربراہان اور جامعات کے ڈینز نے شرکت کی۔ خطاب کے دوران بیرسٹر چشتی نے کہا کہ مؤثر کمیونیکیشن کے لیے علم، اعتماد، وضاحت اور تیاری ناگزیر ہیں، جو عوامی تقریر، اسٹریٹجک کمیونیکیشن، میڈیا مینجمنٹ اور بحران کے وقت پیغام رسانی کی بنیاد ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ "پالیسی کمیونیکیشن کو محض ایک تعلیمی مضمون کے طور پر نہیں بلکہ عملی کامیابی کے ایک مؤثر آلے کے طور پر دیکھنا چاہیے۔" بیرسٹر چشتی نے اپنی پریزنٹیشن میں ملٹی میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے برطانوی پارلیمنٹ میں غزہ اور کشمیر سے متعلق سابقہ مباحثوں کی ویڈیوز، اپنے اور دیگر رہنماؤں کے انٹرویوز، اور ایک یورپی مندوب اور ہاؤس آف کامنز کمیٹی کے سربراہ کے درمیان ملاقات کے مناظر دکھائے۔ یہ مواد شرکا کو پارلیمانی مباحثوں اور سفارتی مکالموں کی عملی مثالیں فراہم کرتا رہا جس سے انہیں سیاسی ابلاغ کے حقیقی پہلوؤں کو سمجھنے کا موقع ملا۔

کراچی روزانہ ممبئی، دہلی اور ڈھاکہ سے زیادہ کچرا پیدا کرتا ہے

کراچی: سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ (SSWMB) کے مینیجنگ ڈائریکٹر طارق علی نظامانی نے کہا ہے کہ کراچی روزانہ 14,800 ٹن سے زائد کچرا پیدا کرتا ہے، جو ممبئی، دہلی اور ڈھاکہ جیسے بڑے شہروں سے بھی زیادہ ہے۔ فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (FPCCI) اور نیشنل فورم فار انوائرمنٹ اینڈ ہیلتھ کے زیرِ اہتمام "جدید اور پائیدار شہری ویسٹ مینجمنٹ" کے موضوع پر سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ صرف ضلع وسطی روزانہ 3 ہزار ٹن سے زائد کچرا پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے کچرے کا 42 فیصد حصہ نامیاتی مواد پر مشتمل ہے جسے درست علیحدگی اور پروسیسنگ کے ذریعے بائیو گیس یا کھاد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے، جبکہ شہر پاکستان کے قابلِ ری سائیکل پلاسٹک کے 25 فیصد کا واحد ذریعہ بھی ہے۔

باغ ابنِ قاسم میں بائیو گیس پلانٹ

ایم ڈی SSWMB نے بتایا کہ بورڈ کا پہلا بائیو گیس پلانٹ 15 دسمبر سے کام شروع کر دے گا، جس سے کلفٹن کے 70 سے 80 گیس سے محروم گھروں کو سستے نرخوں پر کھانا پکانے کے لیے گیس فراہم کی جائے گی۔ یہ پلانٹ روزانہ سات ٹن تک مویشیوں کا فضلہ استعمال کرے گا اور 2,000 روپے ماہانہ کے سبسڈی والے نرخ پر ایندھن فراہم کرے گا۔ اگلے مرحلے میں یہ پلانٹ بجلی بھی پیدا کرے گا، جس سے باغ ابنِ قاسم میں بجلی کے مسائل حل ہونے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے بتایا کہ کیٹل کالونی میں ایک اور بائیو گیس پلانٹ لگایا جائے گا، تاکہ مویشیوں کا فضلہ بغیر ٹریٹمنٹ کے سمندر میں پھینکے جانے سے جو آلودگی ہو رہی ہے، اسے روکا جا سکے۔

صفائی کے نظام کی مکمل ڈیجیٹل نگرانی

طارق نظامانی نے کہا کہ شہر بھر میں 13 ہزار سے زائد ورکرز اور 2,305 "ہم گھر گھر کچرا اٹھانے سے لے کر لینڈ فل سائٹس تک پورے ویسٹ مینجمنٹ چین کی ریئل ٹائم نگرانی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے کر رہے ہیں۔ شکایات کے لیے ہیلپ لائن، کال سینٹر اور موبائل ایپ بھی 24 گھنٹے فعال ہیں۔" انہوں نے کہا کہ ورلڈ بینک کے تعاون سے کراچی میں ویسٹ مینجمنٹ انفراسٹرکچر کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ جاری ہے، جس میں نئے ٹرانسفر اسٹیشنز اور انجینئرڈ لینڈ فل سائٹس شامل ہیں۔

دیگر مقررین کے خیالات

FPCCI کے نائب صدر امان پراچہ نے کہا کہ جدید ویسٹ ڈسپوزل نظام کو جلد از جلد نافذ کرنا ضروری ہے، کیونکہ کچرے کے ڈھیر شہریوں کے لیے شدید مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ ماہر ماحولیات ثاقب اعجاز حسین نے شہر کے میڈیکل ویسٹ کے محفوظ ڈسپوزل پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس کو رات کے وقت غیر قانونی طور پر جلایا جانا فضا کی آلودگی کو بڑھا رہا ہے۔ داؤدی بوہرا کمیونٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے علی اصغر قویٹا والا نے کہا کہ شہر میں مختلف اقسام کے کچرے بلدیاتی، تعمیراتی اور سیوریج کے لیے ون ونڈو سسٹم متعارف کرایا جائے۔ FPCCI کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے نمائندہ نعیم قریشی نے حکومت سے ویسٹ مینجمنٹ اداروں کو مالی اور تکنیکی سہولیات بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ کلائمیٹ ایکٹوسٹ احمد شبر نے شہریوں میں آگاہی مہم شروع کرنے پر زور دیا تاکہ کراچی کو صاف اور سرسبز بنانے کی کوششیں کامیاب ہوں۔ NFEH کی سیکریٹری جنرل رقیہ نعیم اور نائب صدر انجینئر ندیم اشرف نے بھی خطاب کیا۔

اسلام آباد ہائی کورٹ کے سنگل بینچ کا سی ڈی اے تحلیل کرنے کا حکم معطل

رضوان اذان

اسلام آباد: اسلام آباد ہائی کورٹ (IHC) کے ڈویژن بینچ نے منگل کے روز ایک سنگل بینچ کے اس فیصلے کو معطل کر دیا جس میں کیپٹل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (CDA) کو مکمل طور پر تحلیل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ڈویژن بینچ میں جسٹس ارباب محمد طاہر اور جسٹس رانا انعام امین منہاس شامل تھے، جنہوں نے جسٹس محسن اختر کیانی کے فیصلے کے خلاف دائر انٹرا کورٹ اپیل کی سماعت کی۔ جسٹس کیانی نے اپنے فیصلے میں سی ڈی اے کو ''غیر مؤثر ادارہ'' قرار دیتے ہوئے اس کے تمام اختیارات، اثاثے اور انتظامی امور کو میٹروپولیٹن کارپوریشن اسلام آباد (MCI) کے حوالے کرنے کی ہدایت دی تھی۔ سماعت کے دوران ایڈووکیٹ کاشف علی ملک نے سی ڈی اے کی جانب سے پیش ہو کر عدالت کو بتایا کہ اصل درخواست میں صرف رائٹ آف وے (ROW) چارجز کے خاتمے کا مطالبہ کیا گیا تھا جو سی ڈی اے نے فیول اسٹیشنز اور دیگر تجارتی اداروں پر عائد کیے تھے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ، ''ہماری درخواست میں سی ڈی اے کو تحلیل کرنے کا مطالبہ شامل نہیں تھا۔''

ڈویژن بینچ نے استفسار کیا کہ، ''کیا آپ سنگل بینچ کے اس فیصلے کا دفاع کریں گے جس میں سی ڈی اے کو تحلیل کرنے کا حکم دیا گیا؟'' اس پر وکیل نے جواب دیا کہ، ''نہ تو ہم نے ایسا مطالبہ کیا تھا، اور نہ ہی ہم ایسے حکم کا دفاع کریں گے۔'' فریقین کے دلائل سننے کے بعد ڈویژن بینچ نے سی ڈی اے کے خاتمے اور بلدیاتی انتخابات سے متعلق سنگل بینچ کے فیصلے کو عارضی طور پر معطل کر دیا اور اتھارٹی کے انتظامی و بلدیاتی اختیارات کو بحال کر دیا، جو اپیل کے حتمی فیصلے تک برقرار رہیں گے۔ جسٹس کیانی کے فیصلے میں ایس آر او نمبر 576(I)/2015 کو کالعدم قرار دیا گیا تھا، جس کے تحت ہاؤسنگ سوسائٹیز، پیٹرول پمپس اور تجارتی اداروں سے رائٹ آف وے چارجز وصول کیے جا رہے تھے۔ فیصلے میں کہا گیا تھا کہ اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2015 کے نفاذ کے بعد سی ڈی اے آرڈیننس 1960 کی دفعہ 15-A مؤثر نہیں رہی، اور تمام بلدیاتی، ضابطہ جاتی اور محصولات سے متعلق اختیارات ایم سی آئی کو منتقل ہو چکے ہیں۔

جسٹس کیانی نے اپنے فیصلے میں قرار دیا تھا کہ سی ڈی اے کا رائٹ آف وے چارجز عائد کرنا غیر قانونی اور آئین کے آرٹیکلز 23، 24، 77 اور 140-A سے متصادم ہے، کیونکہ ٹیکسیشن کے اختیارات صرف پارلیمنٹ اور منتخب بلدیاتی اداروں کو حاصل ہیں، نہ کہ کسی غیر منتخب ریگولیٹری باڈی کو۔ مزید برآں، عدالت نے ہدایت دی تھی کہ 2015 سے اب تک وصول کیے گئے تمام غیر قانونی رائٹ آف وے چارجز متاثرہ فریقین کو واپس کیے جائیں، جبکہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کو سی ڈی اے کے مالیاتی حسابات کا آڈٹ کرنے اور بلدیاتی آمدنی ایم سی آئی کو منتقل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ فیصلے میں وفاقی حکومت کو بھی کہا گیا تھا کہ وہ سی ڈی اے آرڈیننس 1960 کی دفعہ 52 کے تحت ادارے کے باضابطہ خاتمے اور اس کے اختیارات و اثاثوں کی منتقلی کے اقدامات شروع کرے۔ تاہم، ڈویژن بینچ کے تازہ حکم کے بعد سی ڈی اے فی الحال اپنے اختیارات کے ساتھ بحال ہو گئی ہے، اور مقدمے کی حتمی سماعت آئندہ تاریخ پر ہوگی۔

بلیو ایریا میں اسلام آباد کی پہلی صرف پیدل چلنے والوں کی سڑک

اسلام آباد: وفاقی دارالحکومت کی معروف تجارتی شاہراہ بلیو ایریا میں اب شہریوں کو گاڑیوں سے آزاد ایک نئی تفریحی اور خریداری کی سہولت ملنے جا رہی ہے، جہاں صرف پیدل چلنے والے داخل ہو سکیں گے۔ کیپٹل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) نے 24 کروڑ روپے لاگت سے منصوبے پر کام شروع کر دیا ہے، جس کا دائرہ کار سائوفوڈز سے خیبر پلازہ تک پھیلا ہوا ہے۔ منصوبے کے تحت ج innahایونیو کی طرف واقع حصہ مکمل طور پر کار فری زون میں تبدیل کیا جا رہا ہے جہاں شہری پیدل چل سکیں گے کھانا کھا سکیں گے اور خریداری کر سکیں گے۔ سی ڈی اے حکام کے مطابق تقریباً 800 میٹر طویل علاقہ ''واک اینڈ شاپ'' ماڈل پر تیار کیا جا رہا ہے۔ زائرین کے لیے پارکنگ کی سہولت قریب ہی واقع ملٹی اسٹوری پارکنگ پلازہ میں فراہم کی جائے گی جس میں 950 گاڑیوں کی گنجائش ہے، جبکہ 150 اضافی پارکنگ اسپیسز خیبر پلازہ کے سامنے موجود ہوں گی۔ منصوبے کے تحت بزرگوں اور بچوں کے لیے الیکٹرک کارٹس فراہم کی جائیں گی، جبکہ ڈیجیٹل اسکرینز داخلی اور خارجی مقامات پر نصب ہوں گی تاکہ معلومات اور تفریحی مواد پیش کیا جا سکے۔ سی ڈی اے حکام کے مطابق یہ پائلٹ منصوبہ ہے جسے کامیابی کے بعد جناح سپر مارکیٹ اور دیگر تجارتی علاقوں میں بھی متعارف کرایا جائے گا۔ رکن انجینئرنگ سید نفاست رضا نے کہا کہ ''یہ اسلام آباد کے دل میں شہریوں کے لیے واک اور شاپ کا ایک نیا تجربہ ہوگا۔ ہمارا ہدف دو ماہ میں روشنیوں اور تمام سہولیات کے ساتھ منصوبہ مکمل کرنا ہے۔'' ان کا کہنا تھا کہ منصوبہ وزیر داخلہ اور چیئرمین سی ڈی اے کی ہدایت پر شہریوں کی تفریح اور سہولت کے لیے شروع کیا گیا ہے۔ فی الوقت اسلام آباد میں صرف میلوڈی فوڈ پارک واحد فوڈ اسٹریٹ ہے، جو طویل عرصے سے پارکنگ کے مسائل اور کمزور انتظامات کا شکار ہے۔ اگرچہ حال ہی میں آذربائیجان حکومت نے اس کی تزئین و آرائش میں معاونت فراہم کی ہے، تاہم پارکنگ اور آپریشنل مسائل اب بھی برقرار ہیں۔ سی ڈی اے نے اس کے ساتھ ساتھ کیپٹل اسٹریٹ کے قیام کا بھی اعلان کیا ہے، جو شکر پڑیاں میں آرٹ اینڈ کرافٹ ولیج کے قریب قائم کی جائے گی، جہاں ریستوران، ورکشاپس، ایکسپو ہال اور تفریحی سرگرمیوں کی سہولت ہوگی۔ تاہم اس منصوبے پر تاحال عملی کام شروع نہیں ہوا۔

اسلام آباد میں روڈ سیفٹی مہم سے ٹریفک حادثات میں نمایاں کمی، اسلام آباد ٹریفک پولیس کا دعویٰ

اسلام آباد: اسلام آباد ٹریفک پولیس نے کہا ہے کہ رواں سال شروع کی گئی روڈ سیفٹی مہم کے نتیجے میں دارالحکومت میں ٹریفک حادثات میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے، جبکہ ڈرائیونگ لائسنس رکھنے والے شہریوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ ترجمان آئی ٹی پی کے مطابق یہ مہم یکم ستمبر کو شروع کی گئی تھی، جس کا مقصد ایسے ڈرائیورز کی حوصلہ افزائی کرنا تھا جو درست اور قانونی لائسنس رکھتے ہیں، تاکہ سڑکوں پر نظم و ضبط اور ٹریفک کے معیار کو بہتر بنایا جا سکے۔ مہم کے دوران آئی ٹی پی اہلکاروں نے مختلف مقامات پر دو ہزار سے زائد ڈرائیورز کے کاغذات چیک کیے، جس سے یہ بات سامنے آئی کہ لائسنس یافتہ ڈرائیورز کی شرح جو پہلے 56 فیصد تھی، اب بڑھ کر 80 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ یہ اعداد و شمار اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ اسلام آباد میں سڑکوں پر اب زیادہ تر تربیت یافتہ اور مستند ڈرائیورز گاڑیاں چلا رہے ہیں۔ پولیس کے مطابق مہم کے تحت اب تک ایک لاکھ چالیس ہزار سے زائد نئے ڈرائیونگ لائسنس جاری کیے جا چکے ہیں، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں پانچ سو فیصد اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ یہ مہم انسپکٹر جنرل پولیس (آئی جی پی) اسلام آباد سید علی ناصر رضوی کی ہدایت پر شروع کی گئی، جنہوں نے کہا کہ ''ڈرائیونگ لائسنس کا حصول صرف ایک کاغذی کارروائی نہیں بلکہ روڈ سیفٹی کا بنیادی ستون ہے۔'' آئی ٹی پی نے اس ضمن میں ایک جدید لائسنسنگ سسٹم بھی متعارف کرایا ہے، جس میں ون ونڈو سروس، ڈیجیٹل اپائنٹمنٹ سسٹم اور ٹچ اسکرین تھیوری ٹیسٹ شامل ہیں، تاکہ نئے ڈرائیورز کی مہارت کو بہتر بنایا جا سکے۔ ترجمان نے بتایا کہ مہم کے تسلسل سے نہ صرف حادثات میں کمی آئی ہے بلکہ شہریوں میں ٹریفک آگاہی اور نظم و ضبط کا رجحان بھی بڑھا ہے۔ پولیس کے مطابق، اگر عوامی تعاون جاری رہا تو جلد ہی دارالحکومت میں 90 فیصد ڈرائیورز لائسنس یافتہ ہوں گے، جو اسلام آباد کو عالمی معیار کے روڈ سیفٹی ماڈل کے قریب لے جائے گا۔ آئی ٹی پی نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ٹریفک قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے گا، وی آئی پی کلچر کی حوصلہ شکنی کی جائے گی، اور شہریوں میں ذمہ دار ڈرائیونگ کے کلچر کو فروغ دیا جائے گا۔

آر ڈی اے کا صفائی مہم اور صاف پانی کی فراہمی کا جامع آغاز

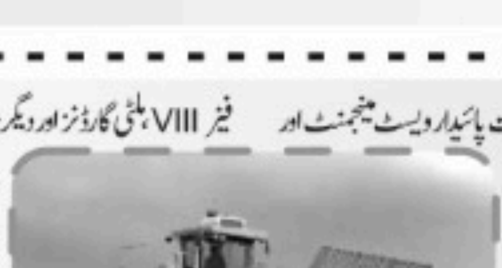

راولپنڈی: ''صاف پنجاب'' پروگرام کے تحت پائیدار ویسٹ مینجمنٹ اور صوبے کے شہروں کو زیادہ صاف ستھرا بنانے کے وژن کے مطابق راولپنڈی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (آر ڈی اے) نے راولپنڈی میں بڑے پیمانے پر صفائی اور عوامی سہولت مہم شروع کر دی ہے۔ آر ڈی اے کی ڈائریکٹر جنرل کنزہ مرتضیٰ نے اسٹیٹ مینجمنٹ ڈائریکٹوریٹ اور لینڈ ڈیولپمنٹ ڈائریکٹوریٹ کو خصوصی ہدایات جاری کی ہیں کہ شہر کی 13 ہاؤسنگ اسکیموں، جن میں اصغر مال اسکیم، سید پور ہاؤسنگ اسکیم، عیدگاہ اسکیم، دہیرا گراؤنڈ اسکیم، غزنی کالونی، ملت کالونی، شیر پاؤ کالونی، سول لائن اور دیگر شامل ہیں، میں مکمل صفائی کو یقینی بنایا جائے۔ اس مہم کا مقصد نہ صرف جمع شدہ کچرے اور گندگی کو صاف کرنا ہے بلکہ صفائی کے مستقل اور مؤثر نظام کے لیے احتیاطی اقدامات بھی نافذ کرنا ہے۔ انہوں نے مزید ہدایت کی کہ آر ڈی اے کے دائرہ کار میں شامل 64 ہاؤسنگ اسکیموں، جن میں ٹاپ سٹی، گندھارا سٹی، ممتاز سٹی، کیپٹل اسمارٹ سٹی، فیصل ٹاؤن، بحریہ ٹاؤن فیز VIII، ملٹی گارڈنز اور دیگر شامل ہیں، کے قبرستانوں میں بھی خصوصی صفائی آپریشن کیے جائیں۔ ان کارروائیوں میں کچرے کی صفائی، لینڈ اسکیپنگ، اور ارد گرد کے علاقوں کی مناسب دیکھ بھال شامل ہوگی تاکہ زائرین کے لیے باوقار اور صاف ستھرا ماحول برقرار رہے۔ مزید برآں، متعلقہ محکموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ہاؤسنگ اسکیموں میں صاف پانی کی فراہمی اور اس کی مناسب دیکھ بھال یقینی بنائی جائے، تاکہ شہریوں کو ضروری سہولیات بآسانی دستیاب ہوں اور ان کے معیار زندگی میں بہتری آئے۔ ڈائریکٹر جنرل آر ڈی اے نے کہا کہ ادارہ صوبائی حکومت کے وژن کے مطابق ایک صاف، صحت مند اور ماحول دوست راولپنڈی کے قیام کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدامات ''ستھرا پنجاب'' کے اس تصور کی تکمیل کی طرف ہماری سنجیدہ کوششوں کا ثبوت ہیں، جہاں شہر نہ صرف جدید منصوبہ بندی کے مطابق ہوں گے بلکہ ماحول دوست اور عوام دوست بھی ہوں گے۔

پنجاب حکومت نے راولپنڈی کے لیے 3.6 ارب روپے کے واٹر سپلائی اور سیوریج منصوبے کی منظوری دے دی

واسا کو تین اسکیموں کی منظوری، اسلام آباد سے نئی لائنوں کے ذریعے پانی کی فراہمی، پرانے نیٹ ورک کی بحالی اور سیوریج نظام کی توسیع شامل

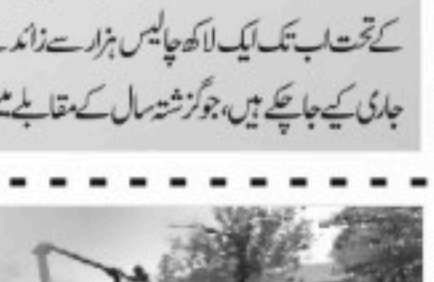

راولپنڈی: پنجاب حکومت نے راولپنڈی کے شہریوں کے لیے 3.6 ارب روپے مالیت کے پانی کی فراہمی اور نکاسیِ آب کے منصوبے کی منظوری دے دی ہے، جس پر کام رواں سال کے اختتام تک شروع ہونے کی توقع ہے۔ واسا (Water and Sanitation Agency) کے منیجنگ ڈائریکٹر سلیم اشرف نے بتایا کہ پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے راولپنڈی کے لیے تین اسکیمیں منظور کی ہیں جن کا مقصد شہر کے بگڑتے ہوئے واٹر سپلائی اور سیوریج نظام کو بہتر بنانا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 1.4 ارب روپے کی لاگت سے اسلام آباد سے نور خان ایئربیس کی طرف کے علاقوں کورال چوک سے پرانے ایئرپورٹ چوک تک پانی فراہم کیا جائے گا۔ اس منصوبے کے تحت یونین کونسلز 75، 76، 77 (فضل ٹاؤن، گلزارِ قائد، ڈھوک حفیظ، نذیر آباد، فیصل کالونی)، 77 اور 78 (شاہ خالد کالونی، فضل ٹاؤن، بٹ مارکیٹ) اور 80 سے 82 کے علاقے شامل ہیں۔ ''اسلام آباد ایکسپریس وے کے مشرقی کنارے پر 12 نئے ٹیوب ویلز نصب کیے جائیں گے جو سی ڈی اے کے انتظامی دائرہ کار میں ہوں گے۔ یہ ٹیوب ویلز ان علاقوں کے لیے مرکزی لائن کے ذریعے پانی سپلائی کریں گے۔'' انہوں نے بتایا۔ سی ڈی اے نے واسا کو ٹیوب ویلز کی تنصیب کے لیے این او سی جاری کر دیا ہے۔ سلیم اشرف نے کہا کہ مذکورہ یونین کونسلز میں زیرِ زمین پانی کی شدید قلت ہے اور موجودہ واٹر سپلائی سسٹم جو تقریباً 20 سال پرانے ٹیوب ویلز پر مشتمل ہے اب صرف 30 فیصد علاقے کو پانی فراہم کر رہا ہے۔ ''یہ ٹیوب ویلز اپنی افادیت کھو چکے ہیں اور ان کا پانی اخراج انتہائی کم ہو چکا ہے، جس سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ اگر نیا منصوبہ فوری طور پر شروع نہ کیا گیا تو عوامی بے چینی بڑھ سکتی ہے،'' انہوں نے خبردار کیا۔ منصوبے کے دوسرے حصے کے تحت راول اور خانپور ڈیم سے پرانی سپلائی لائنوں کی مرمت و بحالی کی جائے گی۔ ان لائنوں کا سروے مکمل کرا لیا گیا ہے اور جلد ان کی تبدیلی پر کام شروع ہو جائے گا تاکہ اگلی گرمیوں تک پانی کی فراہمی میں رکاوٹ نہ آئے۔

لاہور کا ماسٹر پلان 2025 سے غیر یقینی کا شکار، ترقیاتی منصوبہ بندی پر جمود برقرار

یاسین ظفر

لاہور: لاہور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) اب تک لاہور ڈویژن ماسٹر پلان 2050 کو حتمی شکل دینے اور نوٹیفائی کرنے میں ناکام رہی ہے، جس کے باعث صوبائی دارالحکومت سمیت دیگر اضلاع میں شہری منصوبہ بندی، ہاؤسنگ اسکیموں کی منظوری، سبز علاقوں کے تعین اور شہری ترقی کے دیگر معاملات گزشتہ کئی سالوں سے پرانے منصوبے لاہور ڈویژن پلان 2016 کے تحت چلائے جا رہے ہیں جو پنجاب کیپٹل ماسٹر پلان 2021-2004 کا ترمیم شدہ ورژن ہے۔ ذرائع کے مطابق لاہور، جو پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے، گزشتہ دو سال سے بغیر کسی جدید ماسٹر پلان کے چل رہاہے۔ ایک سینئر سرکاری افسر نے بتایا کہ "ماسٹر پلان 2050 تیار تو ہو گیا تھا مگر اس پر عمل درآمد سے قبل ہی عدالت نے مختلف درخواستوں کی سماعت کے دوران اس کی نفاذی حیثیت معطل کر دی۔ اس کے بعد ایل ڈی اے نے معاملے کو سنبھالنے میں سستی دکھائی، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ شہر اور اس کے مضافاتی علاقے اب بھی پرانے منصوبے کے تحت چل رہے ہیں۔" یہ منصوبہ 2022 میں عوامی سطح پر جاری کیا گیا تھا جس میں لاہور کی آئندہ تین دہائیوں کی شہری توسیع، آبادی کے پھیلاؤ، رہائشی و تجارتی علاقوں کی ازسرنو درجہ بندی، اور ایک نیا شہر مرکز (City Centre) گلبرگ میں قائم کرنے کی تجاویز شامل تھیں۔ اس میں لاہور ڈویژن کے علاوہ شیخوپورہ، ننکانہ صاحب اور قصور اضلاع کے شہری علاقوں کے ماسٹر پلانز بھی شامل کیے گئے تھے، جبکہ دیوار شہر اتھارٹی، پنجاب سینٹرل بزنس ڈسٹرکٹ اتھارٹی اور راوی اربن ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے منصوبوں کو بھی ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اکتوبر 2022 میں اس وقت کے وزیرِاعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے منصوبہ منظور کیا تھا، تاہم بعدازاں شہری حلقوں نے عدالت میں یہ مؤقف اختیار کیا کہ منصوبے کی منظوری مبینہ طور پر مخصوص ڈیولپرز اور زمین مافیا کے مفاد میں دی گئی ہے، جس سے ماحولیاتی نظام پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ لاہور ہائی کورٹ نے جنوری 2023 میں منصوبے پر عمل درآمد معطل کر دیا اور قرار دیا کہ غیر منظم شہری ترقی عوامی صحت اور ملکی معیشت کے لیے خطرہ بن رہی ہے۔ عدالتی فیصلے کے بعد نیب نے بھی منصوبے میں مبینہ بے ضابطگیوں کی تحقیقات شروع کیں۔ اپریل 2023 میں ایل ڈی اے نے عدالت کی ہدایت پر فیصلہ کیا کہ منصوبے کا جائزہ عالمی ادارے ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ (WWF) اور پنجاب اربن یونٹ سے لیا جائے، مگر نامعلوم وجوہات کی بناپر یہ جائزہ مکمل نہ ہوسکا۔ ایک سینئر اہلکار نے بتایا کہ ایل ڈی اے نے منصوبہ ساز کنسلٹنٹس سے حتمی مسودہ حاصل کرنے اور اسے گورننگ باڈی سے منظوری کے بعد نوٹیفائی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تاہم عدالت نے اعتراض اٹھایا کہ اتھارٹی نے مسودے کو بغیر مکمل تصدیق کے نوٹیفائی کیا۔ اس کے بعد عدالت نے ایل ڈی اے کو حکم دیا کہ حتمی مسودہ حاصل کر کے متعلقہ اداروں سے مشاورت کی جائے۔ ذرائع کے مطابق، ایل ڈی اے نے بعدازاں منصوبے کا ڈرافٹ اربن یونٹ اور ڈبلیو ڈبلیو ایف کو بھیجا، لیکن دونوں اداروں نے بھی فائنل کاپی طلب کی۔ اس دوران کنسلٹنٹ کا معاہدہ ختم ہو گیا اور انہوں نے پہلے معاہدے کی تجدید کا مطالبہ کیا۔ یہ معاملہ نومبر 2023 کی گورننگ باڈی میٹنگ میں اٹھایا گیا، مگر کوئی فیصلہ نہ ہوسکا۔ جب 2024 اور 2025 میں اس معاملے پر کوئی پیش رفت نہ ہوئی تو ذرائع کے مطابق ایل ڈی اے حکام نے بتایا کہ حکومت کی جانب سے انہیں "گرین سگنل" نہیں ملا۔ ایک افسر نے کہا، "اگر ہم خود سے اقدام کرتے تو حکومت ہماری نیت پر شک کرتی۔" تاہم ذرائع کا کہنا ہے کہ ایل ڈی اے کی موجودہ انتظامیہ اب بھی کوشش کر رہی ہے کہ لاہور ماسٹر پلان 2050 کو جلدازجلد حتمی منظوری اور عمل درآمد کی سطح تک پہنچایا جائے تاکہ شہر کی بے ہنگم توسیع، غیر منصوبہ بند تعمیرات اور ماحولیاتی مسائل کو مؤثر طریقے سے قابو کیا جاسکے۔

پنجاب حکومت اور گلوبل گرین گروتھ انسٹی ٹیوٹ کے درمیان ماحول دوست شراکت داری پر اتفاق

برازیل: ماحولیاتی بہتری کے عالمی اتحاد گلوبل گرین گروتھ انسٹی ٹیوٹ (جی جی جی آئی) نے پنجاب حکومت کے ساتھ ماحول دوستی اور پائیدار ترقی کے مشترکہ مشن میں شراکت داری پر اتفاق کیا ہے۔ جی جی جی آئی عالمی کاربن مارکیٹ اور کاربن فنانسنگ کے میدان میں پاکستان، خصوصاً پنجاب کی صلاحیت بڑھانے اور عالمی کاربن مارکیٹس تک رسائی حاصل کرنے میں مدد فراہم کرے گا۔ ادارے نے وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے ماحولیاتی بہتری کے منصوبوں کو کاربن کریڈٹس میں تبدیل کر کے گرین گروتھ پروجیکٹس بنانے کی پیشکش بھی کی ہے۔ یہ پیشرفت وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف سے جی جی جی آئی کے ڈائریکٹر جنرل کم سینگ ہے اَپ (hyup -Kim Sang) کی ملاقات کے دوران ہوئی۔ ملاقات میں ماحولیاتی تبدیلیوں کے خطرات، گرین فنانسنگ، اور پائیدار ترقی کے اقدامات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ کم سینگ ہے اَپ نے وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کے ماحولیاتی وژن، سیلابی صورتحال سے نمٹنے کے مؤثر اقدامات، اور کاپ 30 (COP30) میں ان کے خطاب کو سراہتے ہوئے کہا کہ: "آپ کے وژن سے پنجاب میں ماحولیاتی بہتری کے پختہ عزم کی عکاسی ہوتی ہے۔ ہم آپ کے ساتھ مل کر پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول کے لیے کام کرنے کے خواہاں ہیں۔" وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے جی جی جی آئی کے تعاون کو سراہتے ہوئے کہا کہ: "پنجاب میں ماحولیاتی بہتری کے جاری اقدامات کو عالمی معیار پر استوار کرنے کے لیے بین الاقوامی اداروں کی شراکت ناگزیر ہے۔" انہوں نے بتایا کہ صوبائی حکومت گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران واٹر اینڈ سینی ٹیشن پروگرامز، ستھرا پنجاب، ای موبلٹی، اینٹی سموگ میکیشن اور پلانٹ فار پاکستان جیسے متعدد منصوبوں پر کام کر رہی ہے، جو مستقبل میں گرین فنانسنگ کے ممکنہ پروجیکٹس بن سکتے ہیں۔ جی جی جی آئی، جو 2012 میں اقوام متحدہ کی پائیدار ترقی کانفرنس (ریو+20) میں قائم ہوا، اس وقت 50 رکن ممالک اور 29 پارٹنر ممالک کے ساتھ عالمی سطح پر گرین گروتھ کے اہداف کے لیے سرگرم عمل ہے۔ ادارہ پیرس معاہدے کے آرٹیکل 6 کے تحت کاربن ٹرانزیکشن فیسیلٹی (CTF) جیسی سہولیات کے ذریعے ترقی پذیر ممالک کو کاربن مارکیٹس میں حصہ لینے کے قابل بناتا ہے۔ ملاقات میں سینئر صوبائی وزیر مریم اورنگزیب، وزرا رانا سکندر حیات اور ذیشان رفیق، چیف سیکرٹری زاہد اختر زمان، چیئرمین پی اینڈ ڈی نعیم رؤف اور ڈی جی ای پی اے عمران حامد بھی شریک تھے۔

ڈپٹی کمشنر کا اسکول و سرکاری دفاتر کا اچانک دورہ

رحیم یار خان: ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان ظہیر انور جپہ نے گورنمنٹ کالونی سیکنڈری سکول کا دورہ کرتے ہوئے اساتذہ کی حاضری، طلبہ کے تعلیمی معیار، صفائی ستھرائی اور مجموعی انتظامی امور کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے سکول میں صفائی کی صورتحال بہتر بنانے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی اداروں میں ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لیے شجرکاری اور باقاعدہ دیکھ بھال انتہائی ضروری ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے متعلقہ افسران کو تاکید کی کہ سرکاری اسکولوں میں اساتذہ کی سو فیصد حاضری یقینی بنائی جائے، جبکہ معیاری تعلیم کی فراہمی کے ساتھ ساتھ صفائی ستھرائی پر خصوصی توجہ دی جائے۔ انہوں نے اسکول سربراہان کو ہدایت کی کہ وہ دفاتر تک محدود رہنے کے بجائے تعلیمی ماحول کی بہتری کے لیے خود فیلڈ میں موجود رہیں۔ بعدازاں ڈپٹی کمشنر ظہیر انور جپہ نے ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کا بھی اچانک دورہ کیا، جہاں انہوں نے افسران و سٹاف کی حاضری چیک کی۔ انہوں نے واضح کیا کہ دفتر میں تاخیر سے آنے والے ملازمین کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ سرکاری دفاتر میں بروقت حاضری اور نظم و ضبط ہر صورت یقینی بنایا جائے گا تاکہ عوامی خدمات کی فراہمی میں کوئی خلل نہ آئے۔

گجرات میں 51 سڑکوں کی بحالی کا منصوبہ منظور 3.3 ارب روپے لاگت متوقع

گجرات: پنجاب حکومت کے روڈ ریسٹوریشن پروگرام کے تحت گجرات ضلع کی 51 مختلف سڑکوں کی بحالی کا منصوبہ منظور کر لیا گیا ہے۔

یہ منصوبے ضلعی کوآرڈی نیشن کمیٹی (DCC) کے حالیہ اجلاس میں حکومتی اتحاد سے تعلق رکھنے والے ارکانِ اسمبلی کی تجاویز کی روشنی میں منظور کیے گئے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ان منصوبوں پر مجموعی طور پر 3.3 ارب روپے خرچ کیے جائیں گے۔ منصوبوں کی حتمی منظوری صوبائی کابینہ سے ملنے کے بعد کام شروع کیا جائے گا، جبکہ سکیمیں پہلے ہی محکمہ مواصلات و تعمیرات (C&W) کو کارروائی کے لیے بھیجی جا چکی ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مجوزہ سڑکوں میں زیادہ تر وہ راستے شامل ہیں جو دور دراز دیہی علاقوں میں واقع ہیں۔

اہم مجوزہ منصوبوں میں شامل ہیں:

سرائے عالمگیر تحصیل میں کھوھار تا پوران گاؤں روڈ (لاگت: 23 کروڑ 50 لاکھ روپے)

سوہال خورد تا سیالکوٹ ایئرپورٹ روڈ (لاگت: 14 کروڑ 40 لاکھ روپے)

جی ٹی روڈ بائی پاس تا شیخ سکھا روڈ (لاگت: 17 کروڑ 60 لاکھ روپے)

منگووال تا ٹانگہ روڈ (قریب خواجہ) (لاگت: 22 کروڑ 50 لاکھ روپے)

دھما تا شاہ سرمست روڈ (لالہ موسیٰ کے قریب) (لاگت: 18 کروڑ 16 لاکھ روپے)

شادیوال روڈ (گجرات شہر) (لاگت: 12 کروڑ روپے)

اور ضلع کے دیگر دیہی و شہری علاقوں کی سڑکیں شامل ہیں۔

دوسری جانب، ہائی ویز ڈیپارٹمنٹ نے گجرات شہر میں رحمان شہید روڈ کے 1.4 کلومیٹر طویل حصے (سروس موڑ سے شادمان کالونی چوک تک) کو ازسرِنو تعمیر کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔

یہ فیصلہ تاجروں اور رہائشیوں کی درخواست پر کیا گیا جنہوں نے ڈپٹی کمشنر نورالعین قریشی سے سڑک کی ازسرِنو تعمیر کا مطالبہ کیا تھا تاکہ اس کی سطح بلند کی جائے، کیونکہ اس سے اطراف کی تجارتی و رہائشی عمارتوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ تھا۔ رحمان شہید روڈ کے دورویہ حصے کو کنکریٹ سے تعمیر کیا جائے گا، جس پر 2 کروڑ 90 لاکھ روپے لاگت آئے گی۔ یہ سڑک اس وقت متاثر ہوئی جب نکاسیِ آب کے نظام کی بہتری کے لیے نئی پائپ لائن بچھائی گئی تھی۔

ایل ڈبلیو ایم سی کی لاہور کو صاف ستھرا بنانے کی مہم، 40 سے زائد سڑکوں پر صفائی آپریشن مکمل

لاہور: لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی (LWMC) نے بدھ کے روز شہر کی 40 سے زائد اہم سڑکوں پر خصوصی صفائی مہم چلائی تاکہ لاہور کو کوڑا کرکٹ سے پاک اور صاف ستھرا شہر بنایا جا سکے۔ ایل ڈبلیو ایم سی کے ترجمان کے مطابق، خصوصی صفائی مہم کے دوران اسکریپنگ، واشنگ، اسپرنکلنگ اور انسدادِ گرد و غبار کے اقدامات کیے گئے۔ صفائی کا دائرہ کار فیروز پور روڈ، حالی روڈ، مین بلیوارڈ گلبرگ، نور جہاں روڈ، مال روڈ، سگیاں روڈ، تاج کمپنی روڈ، شاہدرہ چوک، جی ٹی روڈ، ٹرک اڈہ اور لاری اڈہ سمیت دیگر اہم شاہراہوں تک پھیلا ہوا تھا۔ ترجمان نے بتایا کہ سرکلر روڈ، ایک موڑیہ پل، ریلوے اسٹیشن، شالیمار گارڈنز، بھوگیوال روڈ، داروغہ والا اور سلامت پورہ میں بھی اسکریپنگ اور اسپرنکلنگ کے کام جاری ہیں۔ اسی طرح مومن پورہ، بھینی روڈ، دھرم پورہ، ہربنس پورہ اور رحمان پورہ میں بھی سڑکوں کی صفائی اور اسکریپنگ کا عمل مکمل کیا جا رہا ہے۔ صفائی اسکواڈز مولانا شوکت علی روڈ، پی کو روڈ، اللہ ہو چوک، کالج روڈ، بگریاں چوک، کچا جیل روڈ، مادرِ ملت روڈ، ملتان روڈ، ٹھوکر چوک، ایم اے او کالج چوک، چوبرجی اور آزادی چوک پر گرد و غبار کے خلاف کارروائیاں کر رہے ہیں۔ ایل ڈبلیو ایم سی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر بابر صاحب دین نے بتایا کہ شہر بھر میں گھر گھر سے کچرا اٹھانے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے، اور ہر یونین کونسل میں 10 رکشے اس مقصد کے لیے تعینات کیے جائیں گے۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ فضائی آلودگی کے تدارک اور شہر کی صفائی میں تعاون کریں، کچرا مقررہ ڈبوں میں ڈالیں اور کوڑا کرکٹ سڑکوں یا خالی مقامات پر پھینکنے سے گریز کریں۔

سید عامر علی شاہ

کراچی: وزیرِ اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے شہر کے اہم ترقیاتی منصوبوں کورنگی کازوے، شارع بھٹو اور کریم آباد انڈر پاس کی فوری اور تیز رفتار تکمیل کی ہدایت جاری کر دی ہے۔ وزیرِ اعلیٰ نے سینئر وزیر شرجیل میمن، وزیرِ بلدیات ناصر حسین شاہ اور میئر کراچی مرتضیٰ وہاب کے ہمراہ ان منصوبوں کا تفصیلی دورہ کیا اور کام کی رفتار کا جائزہ لیا۔ ترجمان کے مطابق وزیرِ اعلیٰ کا فوکس رکاوٹیں دور کرنے اور منصوبوں کو مزید تاخیر کے بغیر عوام کے لیے کھولنے پر تھا۔

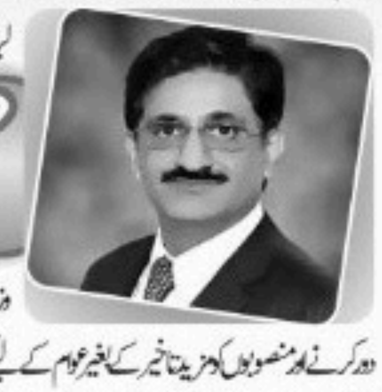

کراچی میں بنیادی انفراسٹرکچر کے منصوبوں کی تیز رفتار تکمیل کی ہدایت: وزیرِ اعلیٰ سندھ

کورنگی کازوے کا دورہ

دورے کا آغاز کورنگی کازوے سے ہوا جہاں سیلابی صورتحال کے باعث بار بار بندش کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے تعمیر اور بلندی کا کام جاری ہے۔ وزیرِ اعلیٰ نے منصوبے میں سستی پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے فوری طور پر افرادی قوت اور مشینری بڑھانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا "کورنگی کازوے اہم شریان ہے اس کی بار بار بندش سے عوام اور صنعتی شعبہ شدید متاثر ہوتا ہے۔"

شارع بھٹو — سیکشن ون میں 98 فیصد کام مکمل

وزیرِ اعلیٰ نے Murghi Khana سیکشن کا بھی معائنہ کیا جہاں وزیر بلدیات نے بتایا کہ 98 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ نے ہدایت کی کہ دسمبر 2025 یا جنوری 2026 تک یہ سیکشن مکمل طور پر عوام کے لیے کھول دیا جائے۔ انہوں نے سائن بورڈز کی تنصیب، لینڈ اسکیپنگ اور ٹریفک فلو میں فوری بہتری کی ہدایت بھی کی۔ سما گوٹھ سیکشن میں زیرِ تعمیر بلند حصے کا بھی جائزہ لیا گیا جہاں وزیرِ اعلیٰ نے دو ماہ میں کام مکمل کرنے کا حکم دیا۔

کریم آباد انڈر پاس 85 فیصد کام مکمل

"کراچی کو تیز، محفوظ اور جدید انفراسٹرکچر کی ضرورت ہے۔ یہ منصوبے محض سڑکیں نہیں بلکہ شہر کی معیشت اور عوامی زندگی کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔"

وزیرِ اعلیٰ نے کریم آباد انڈر پاس منصوبے پر 24 گھنٹے کام کی ہدایت کی۔ میئر کراچی مرتضیٰ وہاب نے بتایا کہ 3.21 ارب روپے کی لاگت کے اس منصوبے کا 85 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ نے KDA کو ہدایت دی کہ معیار پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے اور ہفتہ وار پیش رفت رپورٹس براہِ راست ان کے دفتر بھجوائی جائیں۔

شازیہ سعید

کراچی گرین لائن ایکسٹینشن منصوبہ سیاسی اتفاقِ رائے کے بعد دوبارہ شروع

کراچی: دو ماہ کی تعطل کے بعد بی آر ٹی گرین لائن ایکسٹینشن منصوبے پر کام دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے، جس کے لیے پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی)، متحدہ قومی موومنٹ پاکستان (ایم کیو ایم-پی) اور پاکستان مسلم لیگ (ن) نے شہر کی ترقی کے لیے غیر معمولی سیاسی اتفاق رائے کا مظاہرہ کیا۔ وفاق حکومت کے ایک نمائندے نے اعتراف کیا کہ منصوبہ میئر کراچی مرتضیٰ وہاب کو اعتماد میں لیے بغیر شروع نہیں ہونا چاہیے تھا، اور شہر کی بہتری کے لیے ان کے اعتراضات بروقت اور درست تھے۔ منصوبے کی بحالی سے وزیرِ اعظم شہباز شریف کے اتحادیوں پی پی پی، ایم کیو ایم-پی اور مسلم لیگ (ن) نے اس بات پر اتفاق کیا کہ سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کراچی اور اس کے باسیوں کی بہتری کے لیے متحد ہونا ناگزیر ہے۔ منصوبہ 31 اکتوبر 2026 تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ ایم اے جناح روڈ پر ریڈیو پاکستان بلڈنگ کے قریب ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تینوں جماعتوں کے نمائندوں نے کہا کہ وفاق یا صوبے کے تعاون سے جاری ترقیاتی منصوبوں میں تاخیر سے بچنے کے لیے معمولی اختلافات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنا ضروری ہے۔ میئر مرتضیٰ وہاب نے کہا کہ کسی بھی منصوبے پر اعتراض شہر کی بہتری کے لیے اٹھایا جاتا ہے تاکہ مستقبل میں شہریوں کو سہولت ملے۔ "منصوبہ مکمل ہونے تک عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسا کہ گرین لائن کے پہلے مرحلے میں ہوا تھا۔" انہوں نے کہا کہ نئی توسیع کے آغاز پر کے ایم سی کو اعتماد میں نہیں لیا گیا، جبکہ نکاسی آب اور سیوریج کے مسائل حل کیے بغیر ترقیاتی کام دیرپا ثابت نہیں ہوتے۔ ایم کیو ایم-پی کے سینئر رہنما امین الحق نے بھی میئر کے نکات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ کے ایم سی کے تین اہم اعتراضات سڑکوں کی مکمل بحالی، نکاسی آب کے نظام کی درست تعمیر اور منصوبے کی مقررہ مدت میں تکمیل بالکل جائز تھے۔

انہوں نے بتایا کہ وزیرِ اعظم نے تمام تحفظات دور کرنے اور منصوبہ وقت پر مکمل کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ گرین لائن ایکسٹینشن کے پہلے مرحلے میں کے ایم سی نے پی آئی ڈی سی ایل کی جانب سے این او سی کے بغیر کام شروع کرنے اور شہر کے بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچنے پر منصوبہ روک دیا تھا۔ کے ایم سی کا مؤقف تھا کہ نئی توسیع اس وقت تک آگے نہیں بڑھ سکتی جب تک پچھلے نقصانات کی مکمل ازالہ کی ضمانت نہ دی جائے۔ وفاقی وزارت اطلاعات و نشریات کے سندھ کے ترجمان بیرسٹر راجہ خلیق الزمان انصاری نے بتایا کہ ٹریفک فلو، نکاسی آب، پیدل پلوں اور دیگر شہری مسائل پر اتفاق کے بعد میئر کو اعتماد میں لیا گیا ہے ان کے مطابق: "میئر کی شہریوں سے متعلقہ

تمام تشویشات جائز تھیں، جواب حل کر دی گئی ہیں۔ اس لیے سیاسی پوائنٹ اسکورنگ کا کوئی جواز نہیں۔ وزیرِ اعظم نے کراچی سمیت صوبے کے دیگر شہروں کی ترقی کے لیے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔" انہوں نے کہا کہ وفاق، صوبہ، کے ایم سی اور پی آئی ڈی سی ایل مشترکہ تعاون سے ترقیاتی منصوبوں کو آگے بڑھا کر عوام کی زندگیوں میں بہتری لا سکتے ہیں۔

سندھ میں ڈینگی کیسز میں اضافہ، حکومتی کارکردگی پر سوالیہ نشان

حیدرآباد: سندھ میں ڈینگی کے بڑھتے ہوئے کیسز نے محکمہ صحت کی کارکردگی پر سنگین سوالات اٹھا دیے ہیں۔ سرکاری سطح پر دیر سے ردِعمل دینے کے بعد محکمہ صحت نے اب کراچی اور حیدرآباد میں مچھر سے پھیلنے والی اس وبا کے تدارک کے لیے اقدامات شروع کیے ہیں، تاہم اس سے قبل صرف ایک ماہ میں 30 کے قریب قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق یکم اکتوبر سے 2 نومبر تک صرف حیدرآباد میں 26 اور کراچی میں 4 اموات رپورٹ ہوئیں، جبکہ محکمہ صحت سندھ نے اب تک صرف 6 اموات کی تصدیق کی ہے۔ حیدرآباد میں ایک طالب علم کی ہلاکت کے بعد لیاقت یونیورسٹی ہسپتال کے ڈاکٹروں اور ایک استاد کے خلاف عدالتی حکم پر فوجداری کارروائی بھی شروع کر دی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق، سندھ کے چیف سیکریٹری آصف حیدر شاہ نے بڑھتے ہوئے کیسز پر متعدد اجلاس منعقد کیے اور متعلقہ محکموں کو "مربوط حکمتِ عملی" اپنانے کی ہدایت کی۔ فومیگیشن مہم میں

غیر سرکاری اعداد و شمار میں ہلاکتوں کی تشویشناک تعداد، ماہرین تحقیق کی ضرورت پر زور دیتے ہیں

بھی کچھ تیزی دیکھی گئی ہے مگر ڈینگی کے درست اعداد و شمار تاحال منظرِ عام پر نہیں لائے گئے۔ محکمہ صحت کے ذرائع کا کہنا ہے کہ حیدرآباد کے ضلعی صحت افسر (ڈی ایچ او) نے اپنی رپورٹ میں لیاقت یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کی ڈائیگناسٹک اینڈ ریسرچ لیبارٹری (DRL) کے اعداد و شمار شامل نہیں کیے حالانکہ یہی ادارہ کورونا وبا کے دوران سب سے زیادہ ٹیسٹ کرتا رہا ہے۔ ڈی آر ایل کے اعداد و شمار کے مطابق 2023 میں ڈینگی کے 2,612 مثبت کیسز جبکہ 2024 میں 4,283 کیسز رپورٹ ہوئے۔ 2025 میں صرف 14 اکتوبر تک لطیف آباد میں 2,013 اور قاسم آباد میں 1,688 کیسز سامنے آئے مگر کسی ادارے نے اب تک ان علاقوں میں تسلسل کے ساتھ بڑھتے کیسز کی وجوہات پر تحقیق نہیں کی۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ جب تک درست اعداد و شمار سامنے نہیں آئیں گے مؤثر حکمتِ عملی ممکن نہیں۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن (پی ایم اے) سندھ

کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر حلیم تھیبو نے کہا کہ "پیٹرن مضبوط ہو رہا ہے کہ اس سال وائرس زیادہ مہلک ہے، ممکن ہے اس میں جینیاتی تبدیلی (mutation) آئی ہو۔" ادھر ذرائع کے مطابق ڈینگی ٹیسٹنگ کٹس کی فراہمی تاحال معطل ہے، جو ٹینڈر کے قانونی تنازع کے باعث رکی ہوئی ہے۔ ایڈیشنل سیکریٹری پی ایم اینڈ آئی سیل ابراہیم میمن نے بتایا کہ "عدالتی حکم کے باعث تاخیر ہوئی تھی، تاہم اب عمل مکمل ہو چکا ہے اور اگلے ہفتے کٹس فراہم کیے جانے کی توقع ہے۔" صوبائی محکمہ صحت کی کارکردگی پر عدلیہ نے بھی سوال اٹھایا ہے۔ سندھ ہائی کورٹ سکھر بینچ میں زیرِ سماعت مقدمات میں صحت سیکریٹری ریحان اقبال بلوچ کو نااہل قرار دیا گیا ہے۔ حیدرآباد کے ڈپٹی کمشنر نے بھی حالیہ اجلاس میں نشاندہی کی کہ لیاقت یونیورسٹی اور بھٹائی اسپتال لطیف آباد میں سہولیات ناکافی ہیں، فومیگیشن مہم سست روی کا شکار ہے اور ٹیسٹنگ کٹس کی کمی سے کئی مریض بغیر علاج واپس جا رہے ہیں۔ ڈاکٹرز اور ماہرین کے مطابق ڈینگی کے خلاف حکومتی اقدامات اس وقت تک غیر مؤثر رہیں گے جب تک درست اعداد و شمار، جامع فومیگیشن اور سائنسی تحقیق کو یکجا نہ کیا جائے۔

یونیورسٹی روڈ سال کے آخر تک بند، شہری شدید مشکلات کا شکار ہوں گے

کراچی: شہرِ قائد میں ترقیاتی منصوبوں کے نام پر سڑکوں کی بندش کا سلسلہ ایک بار پھر شہریوں کے لیے اذیت بن گیا ہے۔ بی آر ٹی ریڈ لائن کے بعد اب کراچی واٹر اینڈ سیوریج سسٹم امپرومنٹ پروجیکٹ کے تحت یونیورسٹی روڈ کا ایک اور اہم حصہ بند کر دیا گیا ہے۔

پروجیکٹ حکام کے مطابق نیپا چورنگی سے حسن اسکوائر تک 2.7 کلومیٹر طویل حصے پر 96 انچ اور 72 انچ قطر کی نئی پائپ لائنیں بچھائی جا رہی ہیں، جو کے فور آگمینٹیشن پلان کا حصہ ہے۔ اس کام کے لیے یونیورسٹی روڈ کو 30 دسمبر 2025 تک بند رکھا جائے گا۔ پہلا مرحلہ نیپا چورنگی سے اردو یونیورسٹی تک جاری ہے، جبکہ دوسرا مرحلہ حسن اسکوائر سے نیپا تک بڑھایا جائے گا۔" ذرائع کا کہنا ہے کہ سرکاری اداروں کے درمیان رابطے کا فقدان اس صورتحال کی بڑی وجہ ہے۔ "ایک محکمے کی کھدائی دوسرے محکمے کے کام کو نقصان پہنچا دیتی ہے" ایک افسر نے اعتراف کیا۔ کے فور آگمینٹیشن منصوبہ کراچی کو روزانہ اضافی 260 ملین گیلن پانی فراہم کرنے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے جسے سندھ حکومت اپنے وسائل سے مکمل کر رہی ہے۔ اپوزیشن جماعتوں نے حکومت سندھ پر شدید تنقید کی ہے۔ جماعتِ اسلامی کراچی کے امیر منعم ظفر خان نے کہا کہ "پیپلز پارٹی کی ترقی عوام کے لیے اذیت بن چکی ہے، شہر ٹوٹی سڑکوں اور ناکام منصوبوں میں بدل گیا ہے۔" پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کراچی کی ترجمان فوزیہ صدیقی نے کہا کہ "ہر چند ماہ بعد نئی ڈیڈ لائن اور نیا منصوبہ سامنے آتا ہے مگر نتیجہ وہی

ایم کیو ایم نے مضبوط بلدیاتی نظام اور نئے صوبے سے متعلق آئینی ترامیم کے لیے عوامی رابطہ مہم کا اعلان کر دیا

متحدہ قومی موومنٹ (پاکستان) کے چیئرمین خالد مقبول صدیقی نے اعلان کیا ہے کہ جماعت نئے صوبے اور مضبوط بلدیاتی نظام سے متعلق آئینی ترمیم کے لیے عوام میں جائے گی۔ کراچی میں گورنر سندھ کامران ٹیسوری اور دیگر رہنماؤں کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے خالد مقبول صدیقی کا کہنا تھا کہ 17 سالہ قبضے کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے مستقبل پر حملہ کیا جا رہا ہے، ماسٹر پلان کو کرپشن کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے، جبکہ شہر کے ترقیاتی کاموں کی نگرانی ایم کیو ایم کے منتخب نمائندے کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مصطفیٰ کمال کی کابینہ میں شمولیت کا انہیں بعد میں علم ہوا۔ خالد مقبول صدیقی کا کہنا تھا کہ ملک میں جاگیردارانہ جمہوریت رائج ہے۔ آئین کا آرٹیکل 239 نئے ضلع اور صوبے بنانے کا اختیار دیتا ہے اور آئین مقامی حکومتوں کے قیام کا بھی تقاضا کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ عوام کو آئینی حقوق دیے جائیں، گلیوں اور سڑکوں کی تعمیر کا اختیار مقامی شہریوں کے پاس ہونا چاہیے۔ سربراہ ایم کیو ایم نے دعویٰ کیا کہ ایوان میں ایک جماعت کے سوا تمام پارلیمانی جماعتیں ان کے مؤقف کی حمایت کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پیپلز پارٹی کے میئر کو بھی با اختیار بنانے کی بات کر رہے ہیں، کراچی لوٹ مار کا مال نہیں، یہ سندھ کے بجٹ میں 97 فیصد حصہ دیتا ہے۔ اگر عدالتوں سے بھی انصاف نہ ملا تو سڑکوں پر آنے کا جمہوری حق استعمال کریں گے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ایم کیو ایم اٹھارہویں ترمیم کے خاتمے کی نہیں بلکہ اس پر مکمل عمل درآمد کی حامی ہے۔

خیبر پختونخواہ

پشاور میں مختلف علاقوں سے بڑی تعداد میں ہجرت کے باعث شہری بحران پیدا ہو گیا ہے: وزیرِ اعلیٰ خیبر پختونخوا

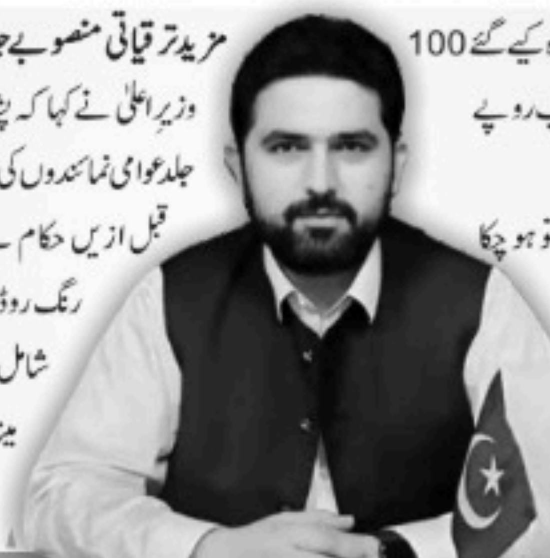

نثار محسود

پشاور: وزیرِ اعلیٰ خیبر پختونخوا محمد سہیل آفریدی نے کہا ہے کہ صوبے کے مختلف علاقوں میں فوجی کارروائیوں کے باعث بڑی تعداد میں لوگوں نے نقل مکانی کی، جن میں سے اکثر پشاور منتقل ہوئے، جس سے صوبائی دارالحکومت میں شدید شہری مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ وزیرِ اعلیٰ نے کہا کہ ضم شدہ قبائلی اضلاع اور ملاکنڈ ڈویژن سے لوگوں کی بڑے پیمانے پر آمد نے پشاور میں آبادی کا دباؤ بڑھا دیا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ پشاور کی ترقی ناگزیر ہے اور صوبائی حکومت شہر کی بہتری پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔

پشاور بیوٹیفکیشن منصوبے کا افتتاح

وزیرِ اعلیٰ آفریدی نے پشاور کی خوبصورتی کے منصوبے کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اس اسکیم کا بنیادی مقصد صوبائی دارالحکومت کی قدیم خوبصورتی اور شناخت کو بحال کرنا ہے۔ سرکاری اعلامیے کے مطابق منصوبے میں سڑکوں کی تزئین و آرائش، اسٹریٹ لائٹس کی تنصیب، ٹریفک کے بہاؤ میں بہتری، مجسموں کی تنصیب، سبزہ زاروں کی ترقی اور دیگر بیوٹیفکیشن اقدامات شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پشاور آنے والوں میں زیادہ تر بیرونی لوگ ہوتے ہیں، اس لیے شہر کی بہتری ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ صوبے میں بننے والے تمام قوانین صرف عوامی مفاد کے لیے ہوں گے اور غلط کام کرنے والا کوئی بھی شخص جوابدہ ہوگا۔

وفاق کے واجبات اور صوبائی حقوق کا مسئلہ

وزیرِ اعلیٰ نے کہا کہ بعض حلقے خیبر پختونخوا کو نیشنل فنانس کمیشن (NFC) ایوارڈ میں دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لیے ملنے والے ایک فیصد حصے پر اعتراض کرتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ صوبے نے سب سے زیادہ قربانیاں دی ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی مد میں 2,200 ارب روپے ضم شدہ اضلاع کے لیے حکومتِ وفاق کی جانب سے وعدہ کیے گئے 100 ارب روپے سالانہ میں سے 550 ارب روپے تاحال ادا نہیں کیے گئے۔

انہوں نے کہا کہ فاٹا کا انتظامی انضمام تو ہو چکا ہے مگر مالی انضمام ابھی باقی ہے، اور مجموعی طور پر 3,000 ارب روپے وفاق کے ذمے واجب الادا ہیں۔

وزیرِ اعلیٰ نے کہا کہ ضم شدہ اضلاع کے بعد خیبر پختونخوا کا NFC میں جائز حصہ 19.4 فیصد بنتا ہے مگر صوبے کو صرف 14.6 فیصد دیا جا رہا ہے۔

انہوں نے کہا: ''ہم اپنے پورے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں، وفاق خیبر پختونخوا کے ساتھ سوتیلی ماؤں جیسا سلوک کر رہا ہے۔''

مزید ترقیاتی منصوبے جلد

وزیرِ اعلیٰ نے کہا کہ پشاور کے لیے جامع ماسٹر پلان بھی جلد عوامی نمائندوں کی مشاورت سے تیار کیا جائے گا۔

قبل ازیں حکام نے بتایا کہ بیوٹیفکیشن منصوبے میں رنگ روڈ، جمرود روڈ اور جی ٹی روڈ کی بحالی شامل ہے۔ صوبائی وزیر برائے بلدیات مینا خان آفریدی نے کہا کہ مقامی حکومت اور پی ڈی اے نے منصوبے پر تفصیلی کام مکمل کر لیا ہے اور اگلے ہفتے اس کی پریزنٹیشن دی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ پشاور رنگ روڈ کا مسنگ لنک جنوری 2026 میں کھولا جائے گا اور توقع ہے کہ جون 2026 تک شہر میں نمایاں تبدیلی نظر آئے گی۔ تقریب میں پشاور کے منتخب نمائندوں، سابق اراکین اسمبلی اور بلدیاتی محکمے کے سینئر افسران نے شرکت کی۔

مانسہرہ میں خواتین کی معاشی خودمختاری کیلئے روزگار منصوبے کا آغاز

مانسہرہ: محکمہ سماجی بہبود نے مانسہرہ میں ہنرمند خواتین کی معاشی خودمختاری کے لیے ایک جامع روزگار پروگرام کا آغاز کر دیا ہے، جس کا مقصد خواتین کی سماجی و اقتصادی حالت بہتر بنانا اور ان کے خاندانوں کو پائیدار آمدنی کے ذرائع فراہم کرنا ہے۔ ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر صابر حسین شاہ نے پیر کو غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندوں سے ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو میں بتایا کہ ''سوشل ویلفیئر کمپلیکس میں خواتین کے لیے ایک خصوصی مرکز قائم کیا گیا ہے، جہاں انہیں مختلف ہنر سکھائے جا رہے ہیں اور ان کے تیار کردہ مصنوعات نمائش اور فروخت کے لیے رکھی گئی ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ یہ کثیر الجہتی منصوبہ قدیم دستکاریوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے، جن میں سلائی، کڑھائی اور قالین بافی جیسے ہنر شامل ہیں، تاکہ خواتین ان روایتی فنون کے ذریعے اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکیں۔ صابر حسین شاہ کے مطابق، ''درجنوں ہنرمند خواتین کو پہلے ہی روزگار کے مواقع فراہم کیے جا چکے ہیں، جبکہ مزید خواتین بھی جدید سلائی مشینوں اور دیگر ٹیکنالوجی خواتین کی استعمال کرتے ہوئے ہنر سیکھنے اور باعزت روزگار حاصل کرنے کے لیے مرکز میں شامل ہو رہی ہیں۔'' انہوں نے بتایا کہ خواتین کی تیار کردہ دستکاریاں غازی کوٹ ٹاؤن شپ کے سوشل ویلفیئر کمپلیکس میں قائم نمائش مرکز میں پیش کی جا رہی ہیں، تاکہ ان مصنوعات کو خریداروں اور تاجروں تک پہنچایا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قالین بافی اس منصوبے کا خاص شعبہ ہے، کیونکہ یہ خواتین کو ایک مستحکم اور باوقار ذریعہ آمدن فراہم کرتا ہے۔ ''ہماری کوشش ہے کہ ان خواتین کی تیار کردہ مصنوعات کو قومی سطح پر مختلف تجارتی مراکز میں بھی پیش کیا جائے تاکہ انہیں بہتر مالی فوائد حاصل ہوں۔'' انہوں نے کہا۔ محکمہ سماجی بہبود کے اس اقدام کو مانسہرہ میں خواتین کی اقتصادی شمولیت کے لیے ایک مثبت اور پائیدار قدم قرار دیا جا رہا ہے، جو نہ صرف خواتین کو خودمختاری کی راہ پر گامزن کرے گا بلکہ مقامی معیشت کو بھی مضبوط بنانے میں مدد دے گا۔

لکی مروت انتظامیہ نے ترقیاتی فنڈز کے شفاف استعمال کیلئے ڈیجیٹل نظام متعارف کر دیا

لکی مروت: ضلعی انتظامیہ نے ترقیاتی فنڈز کے شفاف اور ذمہ دارانہ استعمال کو یقینی بنانے کیلئے مالی نظم و ضبط کے نئے اصول اور ایک ڈیجیٹل مانیٹرنگ سسٹم متعارف کروا دیا ہے۔ انتظامیہ کے ایک عہدیدار کے مطابق، حالیہ داخلی جائزے میں متعدد دیرینہ مسائل کی نشاندہی ہوئی جن میں سکیموں کی تکرار، ناقص فزیبلٹی، اور ریکارڈ کی کمزور دستاویزات شامل تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ڈپٹی کمشنر حمید اللہ خان نے تمام محکموں کو ہدایت کی ہے کہ منصوبہ بندی اور منظوری کے مراحل میں زیادہ منظم اور شواہد پر مبنی طریقہ اختیار کیا جائے۔ عہدیدار نے بتایا کہ ڈیجیٹل پری ڈی ڈی سی معائنہ اور اسیسمنٹ پروفارما نئے نظام کا مرکزی حصہ ہے، جس کے تحت ہر مجوزہ ترقیاتی سکیم کو تکنیکی جانچ، فزیکل ویریفکیشن اور مکمل دستاویزات کے بعد ہی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی (DDC) کے سامنے پیش کیا جا سکے گا۔ اس اقدام کا مقصد سکیموں کی تکرار، بڑھا چڑھا کر دیے گئے تخمینوں اور غیر معیاری PC-I کی روک تھام ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نیا نظام ایک ابتدائی فلٹر کے طور پر کام کرے گا جو مشکوک یا کمزور نوعیت کی تجاویز کو شروع ہی میں روک دے گا۔ اب محکموں کے لیے لازمی ہے کہ وہ نامکمل یا روایتی طریقہ کار کے بجائے ڈیٹا پر مبنی، قابلِ تصدیق منصوبے جمع کرائیں۔ عہدیدار کے مطابق، سالہا سال سے ضلع میں منتشر ریکارڈ رکھنے کے باعث کئی منصوبے ایک دوسرے سے اوورلیپ کرتے رہے، پرانی سکیمیں نئے ناموں سے دوبارہ سامنے آتی رہیں اور تکنیکی تفصیلات محفوظ نہ رہ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ نیا ڈیجیٹل ڈیٹا بیس تمام سڑکوں، پانی کی فراہمی کے نیٹ ورک، اسکولوں اور دیگر بنیادی ڈھانچے کی سکیموں کو ایک مستقل اور جامع ریکارڈ کے طور پر محفوظ کرے گا، جس میں جیو ٹیگنگ، فوٹوگرافک ثبوت، فزیبلٹی رپورٹس اور مستفید افراد کی تفصیلات شامل ہوں گی۔ عہدیدار کا کہنا تھا کہ اس نظام سے مانیٹرنگ میں آسانی ہوگی اور فیصلوں کیلئے واضح بنیاد میسر آئے گی، جبکہ مستقبل میں ادارہ جاتی ریکارڈ برقرار رہنے سے انحصار دستی فائلوں یا کسی ایک افسر کی یادداشت پر نہیں رہے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سرکاری ملازمین کی سروس ہسٹری بھی ڈیجیٹلائز کی جا رہی ہے، جس کے تحت تعیناتیاں، ترقیاں، تعلیمی کوائف اور کیریئر سے متعلق دیگر معلومات اب بکھرے ہوئے رجسٹروں کے بجائے ایک منظم ڈیجیٹل ریکارڈ میں محفوظ ہوں گی۔ اس سے ضلعی انتظامیہ کو ہیومن ریسورس مینجمنٹ بہتر طریقے سے چلانے میں مدد ملے گی۔

بلوچستان

بلوچستان میں پہلی بار ڈونر کانفرنس کے انعقاد کا اعلان

کوئٹہ: بلوچستان کے گورنر جعفر خان مندوخیل نے اعلان کیا ہے کہ صوبے کی تاریخ میں پہلی بار ایک بڑی ''ڈونر کانفرنس'' منعقد کی جا رہی ہے، جس میں اقوامِ متحدہ کی ایجنسیوں سمیت مختلف بین الاقوامی ادارے شریک ہوں گے۔ اس کانفرنس کا مقصد صوبے کے سب سے پسماندہ اضلاع اور شہری علاقوں کے درمیان ترقیاتی فرق کو کم کرنا ہے۔ گورنر مندوخیل نے یہ باتیں ال زہرا اسپتال UAE کی ڈاکٹر ثمینہ نعمان اور یوسف کے وفد سے الگ الگ ملاقاتوں میں کہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ بین الاقوامی اداروں سے مسلسل رابطے میں ہیں اور بلوچستان میں مختلف ترقیاتی سرگرمیوں کے لیے ان کے پروگراموں میں بھرپور شرکت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد محروم طبقات کو بنیادی سہولتیں ان کی دہلیز پر فراہم کر کے انہیں بااختیار بنانا ہے، کیونکہ ملک کے ہر شہری کو برابر کے حقوق اور خدمات فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ متعلقہ ادارے اس مقصد کے لیے مکمل تعاون فراہم کریں گے تاکہ صوبے کا مستقبل بہتر بنایا جا سکے۔ گورنر نے کہا کہ اقوامِ متحدہ کے ادارے اور دیگر عالمی تنظیمیں بلوچستان کے صحت اور تعلیم کے شعبوں کی بہتری میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں، جو معاشی و سماجی ترقی کا بنیادی ستون ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ پاکستان سمیت ترقی پذیر ممالک ماحولیاتی تبدیلی کے سب سے کم ذمہ دار ہونے کے باوجود اس کے بدترین اثرات کا شکار ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ماحولیاتی تبدیلی کو اب نصابِ تعلیم میں شامل کرنا ضروری ہے ساتھ ہی ماحولیاتی آگاہی مہمات بھی شروع کی جائیں تاکہ عوامی رویوں میں مثبت تبدیلی لائی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت، اقوامِ متحدہ کے اداروں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے درمیان مربوط تعاون ہی مؤثر ماحولیاتی اقدامات کو ممکن بنا سکتا ہے۔ گورنر مندوخیل نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کی ضروریات جانچ کر اور سب سے پسماندہ اضلاع کو ترجیح دے کر ایسے منصوبے تشکیل دیے جائیں گے جو مقامی مسائل کو زیادہ مؤثر انداز میں حل کر سکیں۔

بلوچستان حکومت کا خواتین اراکین اسمبلی کے لیے انڈومنٹ فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ

کوئٹہ: بلوچستان اسمبلی کی خواتین اراکین پر مشتمل ویمن پارلیمنٹیرینز کاکس (WPC) کے وفد نے ڈپٹی اسپیکر اور کاکس کی چیئرپرسن غزالہ گولا کی قیادت میں جمعرات کو وزیرِ اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے ملاقات کی۔ ملاقات میں خواتین کے بااختیار بنانے، فلاحی اقدامات اور پالیسی سفارشات پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ اس موقع پر فیصلہ کیا گیا کہ ویمن پارلیمنٹیرینز کاکس بلوچستان کے لیے ایک خصوصی انڈومنٹ فنڈ قائم کیا جائے گا، جس کا مقصد خواتین ارکانِ اسمبلی کے پارلیمانی کردار کو مضبوط بنانا، قانون سازی کو مؤثر بنانا اور خواتین سے متعلق پالیسیوں کی حمایت کرنا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قیادت اور فیصلہ سازی میں خواتین کی مؤثر شمولیت حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے سیاسی، سماجی اور معاشی کردار کو مضبوط بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جا رہے ہیں اور ان کے مثبت نتائج جلد سامنے آئیں گے۔ وزیرِ اعلیٰ نے خواتین ارکان اسمبلی کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ قانون سازی، عوامی مفاد کے منصوبوں اور صوبے کی مجموعی ترقی میں فعال کردار ادا کر رہی ہیں، جو قابلِ تحسین ہے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ خواتین اراکین کی سفارشات کو بجٹ سازی اور پالیسی معاملات میں مکمل طور پر شامل کیا جائے گا تاکہ حکومتی پالیسیوں میں خواتین کی ضروریات اور ترجیحات کی حقیقی عکاسی ہو۔ سرفراز بگٹی نے مزید کہا کہ ویمن پارلیمنٹیرینز کاکس کو مضبوط بنانا خواتین کے مسائل کے حل، ان کی مؤثر نمائندگی اور صوبے کی ترقی کے عمل میں ان کے کردار میں اضافے میں مددگار ثابت ہوگا۔

زوہران ممدانی نیویارک کے نئے میئر منتخب

مشکل انتخابی معرکے میں تاریخی کامیابی

معصومہ رضوی

نیویارک: نیویارک سٹی کے میئر کے انتخابات میں زوہران ممدانی نے امریکی سیاست کی ایک بڑی شخصیت اینڈریو کومو کو شکست دے کر غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے۔اس کامیابی نے نہ صرف نیویارک بلکہ پورے امریکہ میں ایک نئی سیاسی تاریخ رقم کر دی ہے۔زوہران ممدانی، جو چند سال قبل تک نیویارک اسٹیٹ اسمبلی کے ایک نسبتاً کم معروف رکن تھے، نے ترقی پسند نظریات، کمیونٹی پر مبنی سیاست، اور عوامی خدمت کے عزم کے ذریعے خود کو ایک طاقتور امیدوار کے طور پر منوایا۔وہ افریقی ملک یوگنڈا میں پیدا ہوئے،ان کے والدین بھارتی نژاد ہیں، اور وہ بچپن میں امریکہ منتقل ہوئے۔ ان کی شناخت ایک سوشلسٹ ڈیموکریٹ کے طور پر جانی جاتی ہے، جو نسلی مساوات، سستی رہائش،صحت اور عوامی ٹرانسپورٹ کے مسائل پر واضح مؤقف رکھتے ہیں۔ انتخابات کا مرحلہ ممدانی کے لیے آسان نہیں تھا۔سابق گورنر اینڈریو کومو، جو برسوں سے نیویارک کی سیاست پر اثرانداز رہے ہیں، کے مقابلے میں آنا ایک بڑا چیلنج سمجھا جا رہا تھا۔ کومو کے پاس مالی وسائل،سیاسی تجربہ اور مضبوط پارٹی نیٹ ورک تھا، جب کہ ممدانی نے اپنی مہم عوامی عطیات اور رضا کاروں کے ذریعے چلائی

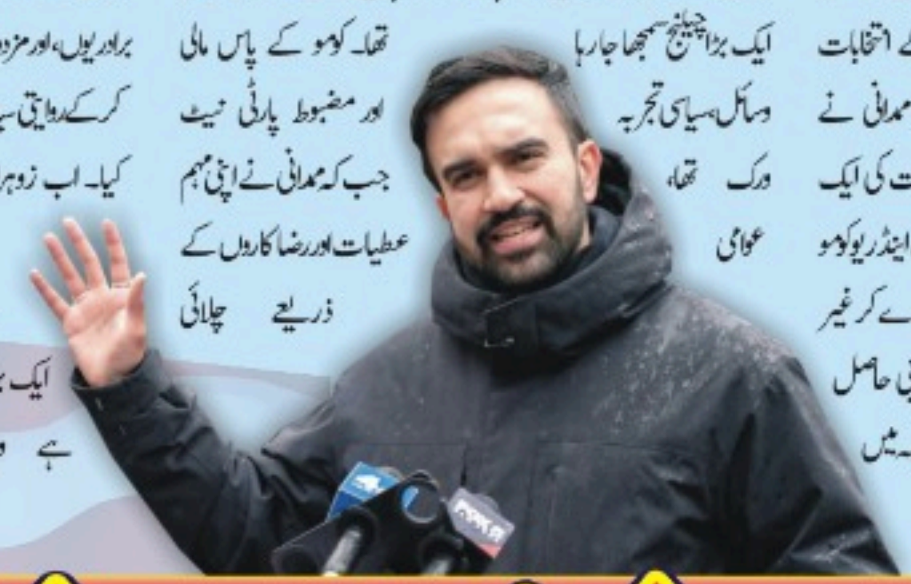

انتخابی مہم کے دوران ممدانی نے نیویارک کے ہر بورو (ضلع) میں جا کر عام شہریوں سے براہ راست ملاقاتیں کیں۔انہوں نے رہائشی بحران،نسلی انصاف،موسمیاتی تبدیلی،اور مزدور حقوق جیسے مسائل کو اپنی مہم کا مرکز بنایا۔ ان کا نعرہ تھا: "ایک ایسا نیویارک جو سب کے لیے ہو"۔تجزیہ کاروں کے مطابق،ممدانی کی کامیابی ترقی پسند سیاست کے عروج کی علامت ہے۔

انہوں نے نوجوان ووٹروں، اقلیتی برادریوں،اور مزدور طبقے کو متحرک کر کے روایتی سیاست کو چیلنج کیا۔ اب زوہران ممدانی کے سامنے ایک بڑا امتحان ہے وہ نیویارک جیسے بڑے اور متنوع شہر میں ترقی پسند ایجنڈے کو کس طرح عملی جامہ پہناتے ہیں۔ان کی کامیابی سے نہ صرف امریکی بائیں بازو کے حلقے پرجوش ہیں بلکہ دنیا بھر میں ان کی جیت کو ایک نئی سیاسی تحریک کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ "اسٹارٹ ہیئر وہ ساندرا کیتھمین" کے مطابق، اب اصل سوال یہ ہے کہ کیا زوہران ممدانی نیویارک کو واقعی ایک زیادہ مساوی اور شمولیتی شہر میں تبدیل کر پائیں گے؟

میکسیکو میں مقامی فیسٹیول کے دوران میئر کارلوس منزّو کا قتل

انصاف کے لیے عوام کی صدائیں بلند

رضوان اذان

یوروپان (میکسیکو): مغربی ریاست مچواکان کے شہر یوروپان میں ڈے آف دی ڈیڈ فیسٹیول کے دوران منچلے حملے میں شہر کے میئر اور منظم جرائم کے خلاف آواز بلند کرنے والے رہنما کارلوس منزّو کو گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ واقعہ نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور عوام بڑی تعداد میں انصاف کے مطالبے کے لیے سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ہزاروں شہری،سیاہ لباس پہنے،اتوار کے روز منزّو کی آخری رسومات میں شریک ہوئے۔وہ نعرے لگا رہے تھے: "انصاف! انصاف! مورینا مردہ باد!"— مورینا میکسیکو کی حکمران جماعت ہے جس کی قیادت صدر کلاڈیا شین باؤم کر رہی ہیں۔وفاقی سیکیورٹی سیکریٹری عمر گارشیا ہارفوش کے مطابق،حملہ ایک نامعلوم شخص نے کیا جس نے میئر پر سات گولیاں چلائیں۔حملہ آور موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔اس واقعے میں ایک سٹی کونسل رکن اور ایک باڈی گارڈ بھی زخمی ہوئے۔تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ واردات میں استعمال ہونے والا اسلحہ علاقے میں سرگرم جرائم پیشہ گروہوں کے درمیان ہونے والی دو جھڑپوں سے منسلک تھا۔ ہارفوش نے کہا کہ "اس بزدلانہ حملے کی مکمل تحقیقات کی جائیں گی اور کسی پہلو کو نظرانداز نہیں کیا جائے گا۔" صدر شین باؤم نے اس واقعے پر سخت ردعمل دیتے ہوئے سیکیورٹی کابینہ کا ہنگامی اجلاس طلب کیا اور ایک بیان میں اسے ''انتہائی گھناؤنا قتل'' قرار دیا۔ انہوں نے کہا "ریاست اپنے تمام وسائل بروئے کار لائے گی تاکہ امن و انصاف کو یقینی بنایا جا سکے— کسی قسم کی معافی نہیں دی جائے گی۔'' 40 سالہ کارلوس منزّو ستمبر 2024 سے یوروپان کے میئر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔وہ اکثر بلٹ پروف جیکٹ پہنے عوامی تقریبات میں نظر آتے اور کھلے عام وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتے کہ منظم جرائم کے خلاف سخت اقدامات کیے جائیں۔

انہوں نے چند ماہ قبل ایک انٹرویو میں کہا تھا:

''میں نہیں چاہتا کہ میئرز کی اس فہرست میں شامل کیا جاؤں جنہیں اپنی جرأت کی قیمت جان دے کر ادا کرنی پڑی۔''

یوروپان کو "ایووکاڈو کیپٹل'' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ خطہ دنیا بھر میں ایووکاڈو کی پیداوار کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہی صنعت منظم جرائم کے گروہوں کی کمائی کا ذریعہ بن چکی ہے، جو کسانوں،تاجروں اور مقامی نمائندوں کو نشانہ بناتے ہیں۔منزّو کے قتل کی مذمت امریکی حکام نے بھی کی۔امریکی ڈپٹی سیکریٹری آف اسٹیٹ کرسٹوفر لینڈاؤ نے ایک بیان میں کہا: "امریکہ، منظم جرائم کے خاتمے کے لیے میکسیکو کے ساتھ تعاون کو مزید گہرا کرنے کے لیے تیار ہے۔'' کارلوس منزّو سے قبل مچواکان کے ہی شہر ٹاکامبرو کے میئر سلواڈور باسٹیڈا اس جون میں قتل کیے گئے تھے، جب کہ اکتوبر 2024 میں صحافی موریسیو کروز سولیس کو یوروپان میں اسی وقت نشانہ بنایا گیا جب وہ منزّو کا انٹرویو مکمل کر کے واپس جا رہے تھے۔

ٹورنٹو شہر نے شاہراہ کے کام میں مبینہ ڈیزائن کی خامیوں پر ڈبلیو ایس پی پر مقدمہ دائر کیا

اونٹاریو کی سپیریئر کورٹ آف جسٹس میں دائر مقدمے کے مطابق، شہر مونٹریال میں قائم ڈیزائن اور انجینئرنگ مشاورتی فرم سے کم از کم 36 ملین ڈالر کا مطالبہ کر رہا ہے۔ دعوے کے بیان میں کہا گیا ہے کہ ڈیزائن کی غلطیوں نے شہر کو غلطیوں کو حل کرنے اور تاخیر کو کم کرنے کے لیے اضافی اخراجات اٹھانے پر مجبور کیا۔ ٹورنٹو شہر کا کہنا ہے کہ اس نے ڈیزائن کے مسائل کی وجہ سے ایک ٹھیکیدار کو 33.2 ملین ڈالر کی ادائیگی میں اضافہ کیا--جس میں منصوبے کی تکمیل کو تیز کرنے کے لئے 20 ملین ڈالر اور موسم سرما کے کام کی وجہ سے اضافی اخراجات میں 10 ملین ڈالر شامل ہیں۔شہر کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس نے اضافی 30 لاکھ ڈالر ادا کیے تاکہ شہر کا عملہ کام کی نگرانی کر سکے۔مبینہ ڈیزائن کی غلطیوں میں طوفان کے پانی کے انتظام کا حساب کتاب کرنے میں ناکامی شامل ہے۔ "شہر کو ڈبلیو ایس پی کی ڈیزائن کی غلطیوں کی وجہ سے کافی اضافی اخراجات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ شہر کی طرف سے درخواستوں کے باوجود، ڈبلیو ایس پی شہر کو معاوضہ دینے میں ناکام رہا ہے یا انکار کر دیا ہے،" دعوی کے بیان میں کہا گیا، جو فروری میں دائر کیا گیا تھا۔یونیورسٹی آف ٹورنٹو کے سول انجینئرنگ کے پروفیسر تمر الدرابی نے سی بی سی کو بتایا کہ مقدمے کو حل کرنے میں مہینوں یا سالوں کا وقت لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے معاملات شاذ و نادر ہی قانونی چارہ جوئی کی طرف بڑھتے ہیں، یا تو اس وجہ سے کہ فریقین تنازعات کے حل کے متبادل راستے استعمال کرتے ہیں یا اس میں شامل نقصانات اتنے اہم نہیں ہوتے ہیں۔

ڈیرنگ سٹیز 2025 اچھے طریقوں اور وسائل کا مقابلہ

شہر اور خطے آب و ہوا کے حل کا انتظار نہیں کر رہے ہیں-وہ پہلے ہی ان پر عمل درآمد کر رہے ہیں اور پیرس معاہدے کے عالمی اہداف کو پورا کرنے میں مدد کے لیے ان کی پیمائش کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ایک دہائی کے بعد وسط صدی تک 1.5°C اور خالص صفر کے پابند ممالک کے ساتھ-مقامی اور علاقائی حکومتیں آب و ہوا کے ہنگامی ردعمل کی صف اول میں رہیں، جس سے مہتواکانکشی قومی آب و ہوا کے منصوبوں کے لئے حکمرانی کی تمام سطحوں پر مزید مربوط کارروائی کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ "ملٹی لیول ایکشن کے ذریعے مضبوط قومی آب و ہوا کے منصوبے" کے موضوع کے تحت، آئی سی ایل ای آئی اور جرمنی کے فیڈرل سٹی آف بون کے تعاون سے منعقدہ ڈیرنگ سٹیز 2025 نے مقامی اور علاقائی رہنماؤں اور قومی پالیسی سازوں کو جمع کیا تاکہ این ڈی سی 3.0 کو آگے اور اس سے آگے تشکیل دیا جا سکے۔ کولیشن فار ہائی ایمبیشن ملٹی لیول پارٹنرشپ فار کلائمیٹ ایکشن (سی ایچ اے ایم پی) کی رفتار کو بڑھاتے ہوئے اور ٹاؤن ہال سی او پی انیشی ایٹو کی حمایت کرتے ہوئے، ڈیرنگ سٹیز کے اس چھٹے ایڈیشن نے ٹولز، فنانس، ایکویٹی اور کمیونٹی قیادت کے ساتھ آب و ہوا کے جرات مندانہ وعدوں کو جوڑا۔ ڈیرنگ سٹیز 2025 بون ڈائیلاگ اور اس کے بعد کے ورچوئل فورم سیشنوں نے حقیقی دنیا کے کیس اسٹڈیز اور استعمال کے لیے تیار وسائل پیش کیے، جو مقامی حل کو قومی عزائم اور عالمی اثرات سے جوڑتے ہیں۔ اس مجموعے میں ان کی خصوصیات ہیں۔جیسا کہ ہم سی او پی 30 کے قریب پہنچ رہے ہیں، سی او پی 30 کی صدارت کا عالمی بغاوت کا مطالبہ-مذاکرات سے عمل درآمد کی طرف بڑھنے کے لیے-لہجہ طے کرتا ہے۔ ہم مقامی اور علاقائی حکومتوں، برادریوں اور اسٹیک ہولڈرز، قومی حکومتوں، اور بین الحکومتی برادری کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ڈیرنگ سٹیز 2025 میں دکھائے گئے عملی حل کے ساتھ مشغول ہوں، اور ان سے متاثر ہوں۔

سی ڈی اے بورڈ نے اسلام آباد میں پارکس اینڈ ہارٹی کلچر ایجنسی کے قیام کی منظوری دے دی

اسلام آباد: کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) کے بورڈ نے جمعے کو اسلام آباد پارکس اینڈ ہارٹی کلچر ایجنسی (آئی پی ایچ اے) کے قیام کی منظوری دے دی جبکہ جناح گارڈن فیز ٹو کے لیے این او سی جاری کرنے کا معاملہ تکنیکی کمیٹی کے حوالے کر دیا۔ چیئرمین محمد علی رندھاوا کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس میں بورڈ کو بتایا گیا کہ راولپنڈی اور لاہور کی پی ایچ ایز کی طرز پر ایک مکمل خودمختار ادارے کی ضرورت ہے تاکہ اسلام آباد کو مزید سرسبز و شاداب رکھا جاسکے اور اس کی قدرتی خوبصورتی کا تحفظ کیا جاسکے۔ اس وقت ماحولیات ونگ پارکس، گرین بیلٹس، میڈینز، نرسریوں اور اوپن اسپیسز کی دیکھ بھال کرتا ہے، لیکن اس کے متعدد ڈائریکٹوریٹس میں بٹے ہوئے انتظامی امور اور محدود خودمختاری کے باعث تاخیر اور عدم پائیداری کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ مجوزہ آئی پی ایچ اے سی ڈی اے بورڈ کے پالیسی کنٹرول میں کام کرے گی جس کی سربراہی ڈائریکٹر جنرل کریں گے، جو ممبر انوائرمنٹ کو رپورٹ کریں گے۔ آپریشنز و انفورسمنٹ، ہارٹی کلچر و پارکس، اور ایڈمن و فنانس کے تین شعبوں کی نگرانی ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کریں گے۔ ماحولیات ونگ کے موجودہ عہدے اور عملہ نئی اتھارٹی میں منتقل کردیا جائے گا جبکہ مزید بھرتیاں بھی کی جائیں گی۔ سی ڈی اے کے ترجمان کے مطابق بورڈ نے منظوری دیتے ہوئے فیصلہ کیا کہ منصوبے کے لیے وفاقی کابینہ کی منظوری حاصل کی جائے، لہٰذا معاملہ کابینہ کو بھیجا جائے گا۔ اجلاس میں جناح گارڈن فیز ٹو کے این او سی سے متعلق معاملہ بھی زیرِ غور آیا اور طویل بحث کے بعد اسے تکنیکی کمیٹی کو بھیج دیا گیا۔ ذرائع کے مطابق ہاؤسنگ اسکیم کے پہلے مرحلے میں لے آؤٹ پلان کی متعدد خلاف ورزیاں سامنے آئی تھیں اور کوآپریٹو اسکیم کے منتظمین 1,066 کنال پر مشتمل فیز ٹو کے لیے این او سی کے خواہاں ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا کہ جناح گارڈن ہاؤسنگ سوسائٹی پر 200 کنال اراضی، جو پارکس، کھیل کے میدانوں، اسکولوں اور قبرستان کے لیے مختص تھی، پر پلاٹس بنا کر فروخت کرنے کا الزام ہے۔ وفاقی آڈٹ رپورٹ 2024-25 کے مطابق ہاؤسنگ سوسائٹی نے پارکس اور دیگر سہولیات کے لیے مختص تقریباً 200 کنال اراضی، جس کی مالیت دو ارب روپے بنتی ہے، غیر قانونی طور پر فروخت کی اور ترقیاتی کام بھی سی ڈی اے سے این او سی لیے بغیر شروع کیے۔ رپورٹ میں رہن شدہ پلاٹس کی فروخت پر بھی اعتراض اٹھایا گیا۔ اجلاس کے دوران چیئرمین نے ہاؤسنگ اسکیموں کے لیے الاٹمنٹ لیٹرز صرف پاکستان پرنٹنگ پریس سے جاری کرنے کی ہدایت کی اور کہا کہ یہ لیٹرز لے آؤٹ پلان کے مطابق مقررہ تعداد میں ہی جاری کیے جائیں تاکہ زائد فائلوں اور پلاٹس کی خرید و فروخت ختم کی جاسکے۔ انہوں نے الاٹمنٹ لیٹرز میں بارکوڈ اور واٹر مارکس شامل کرنے کی بھی ہدایت کی۔ بورڈ نے اسلام آباد میں عارضی اسٹالز اور کیوسکس سے متعلق عدالتی احکامات کے پیشِ نظر پالیسی واضح کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور پلاننگ ونگ کو دوبارہ تجویز پیش کرنے کی ہدایت دی۔ علاوہ ازیں کمرشل عمارتوں کے لیے ایف اے آر (فلور ایریا ریشو) چارجز میں کمی کے مطالبات پر معاملہ وفاقی حکومت کے سپرد کردیا گیا۔ اجلاس میں کہوٹہ ٹرائی اینگل میں واقع دو صنعتی پلاٹس کی بحالی کا معاملہ بھی زیرِ بحث آیا، اور ذرائع کے مطابق عدالتی فیصلے کی روشنی میں بورڈ نے ان کی بحالی کی منظوری دے۔

پنجاب حکومت نے فضائی معیار کی نگرانی میں تعطل کا اعتراف کر لیا، تکنیکی خرابی دور کرنے کا عمل جاری

لاہور: پنجاب حکومت نے جمعے کو اپنے فضائی معیار کی نگرانی کے نظام میں تعطل کا باضابطہ اعتراف کر لیا، چند گھنٹے بعد جب ماحولیاتی ماہرین اور سوشل میڈیا صارفین نے الزام لگایا کہ لاہور میں آلودگی کی اصل صورتحال چھپانے کے لیے مانیٹرنگ اسٹیشنز جان بوجھ کر بند کردیے گئے ہیں۔ محکمہ تحفظِ ماحولیات و ماحولیاتی تبدیلی پنجاب (EPCCD) نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس (X) پر جاری ایک بیان میں کہا کہ "تکنیکی خرابی کے باعث بعض اسٹیشنز پر ایئر کوالٹی انڈیکس (AQI) کی مانیٹرنگ عارضی طور پر متاثر ہوئی ہے" تاہم ایک ٹیم ڈیٹا کی بحالی پر کام کر رہی ہے اور جلد تمام معلومات دستیاب ہوں گی۔ یہ اعتراف اُس وقت سامنے آیا جب ماحولیاتی تجزیہ کار رو حامد بٹ نے سوشل میڈیا پر شواہد شیئر کیے جن میں دکھایا گیا کہ لاہور کے متعدد مانیٹرنگ اسٹیشنز کئی گھنٹوں سے ڈیٹا اپڈیٹ نہیں کر رہے، بعض میں 30 اکتوبر کی معلومات اب تک موجود تھیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ "محکمہ ماحولیات نے لاہور میں مانیٹرنگ اسٹیشنز بند کردیے ہیں، اور جو فعال ہیں وہ بھی 'بے حد خطرناک' سطح دکھا رہے ہیں۔" ایک اور صارف حسن آفتاب نے دعویٰ کیا کہ "پنجاب حکومت کی نئی حکمتِ عملی یہ ہے کہ اگر فضائی آلودگی زیادہ دکھائی دے تو مانیٹر بند کر دو۔" انہوں نے لکھا کہ "لاہور میں رات 10 بجے کے بعد 10 میں سے 8 مانیٹر بند ہو جاتے ہیں تاکہ اوسط سطح کم نظر آئے۔" انہوں نے صوبائی وزیر مریم اورنگزیب کو ٹیگ کرتے ہوئے کہا کہ "مانیٹرنگ کا ڈیٹا شفاف اور بلا تعطل ہونا چاہیے تاکہ حکومت کو مؤثر حکمتِ عملی بنانے میں مدد ملے۔" تاہم محکمہ ماحولیات کے ترجمان ساجد بشیر نے تمام الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ محکمہ ہر گھنٹے بعد فضائی معیار کا ڈیٹا اپڈیٹ کرتا ہے، اور جو اسکرین شاٹس سوشل میڈیا پر شیئر کیے گئے وہ "غلط اور گمراہ کن" ہیں۔ انہوں نے وضاحت دی کہ 30 اکتوبر کو صبح 3 بجے سے 31 اکتوبر دوپہر 3 بجے تک ڈیٹا ٹرانسمیشن میں 12 گھنٹے کی تاخیر ضرور ہوئی، مگر مانیٹرنگ کا عمل جاری رہا اور تمام معلومات بحال کر لی گئی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ "نہ تو کوئی اسٹیشن بند کیا گیا اور نہ ہی کوئی ڈیٹا ضائع ہوا۔" محکمہ پنجاب بھر کے بڑے شہروں میں چھ اقسام کے فضائی آلودگی کے اجزا کو عالمی معیار کے مانیٹرز سے ناپتا ہے اور عوام تک درست معلومات پہنچانے کا پابند ہے۔

وزیر اعلیٰ سندھ کا کراچی کی سڑکوں کی بحالی کیلئے 25 ارب روپے کا خصوصی پیکج کا اعلان

کراچی: صوبائی دارالحکومت کی سڑکوں کو حالیہ طوفانی بارشوں سے پہنچنے والے شدید نقصان کے پیشِ نظر وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے پیر کو کراچی میئر مرتضیٰ وہاب کی پیش کردہ تجاویز کی منظوری دیتے ہوئے شہری سڑکوں کی ازسرنو تعمیر و مرمت کیلئے 25 ارب روپے کا خصوصی پیکج اعلان کر دیا۔ ذرائع کے مطابق شہر کے خستہ حال روڈ نیٹ ورک کی بحالی کے لیے یہ خصوصی گرانٹ جلد صوبائی کابینہ کے سامنے باضابطہ منظوری کے لیے پیش کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں منعقدہ اجلاس میں میئر کراچی نے بتایا کہ 315 اندرونی گلیاں اور سڑکیں شدید متاثر ہیں جبکہ 60 بڑی شاہراہوں کی تعمیرِ نو درکار ہے، جس کا مجموعی تخمینہ تقریباً 25 ارب روپے بنتا ہے۔ مراد علی شاہ نے میئر سے کہا کہ "فنڈز کوئی مسئلہ نہیں، کام جنگی بنیادوں پر شروع ہونا چاہیے۔" انہوں نے واضح ہدایات دیں کہ کسی قسم کی تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی اور تمام سڑکوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ نکاسی آب کے نظام کی بھی مؤثر تعمیر ضروری ہے تاکہ مستقبل میں بارشوں سے نقصان نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ شہری حالتِ زار اور جاری میگا منصوبے ٹریفک مسائل میں اضافہ کر رہے ہیں، لہٰذا ترقیاتی کاموں کو تیز کیا جائے تاکہ عوام مزید مشکلات سے بچ سکیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ "سیف سٹی پروجیکٹ" کے نفاذ سے ٹریفک حادثات میں کمی آئی ہے۔ وزیر بلدیات سید ناصر شاہ نے وزیر اعلیٰ کو کورنگی کازوے برج اور شاہراہِ بھٹو ایکسپریس وے سمیت اہم منصوبوں پر پیش رفت سے آگاہ کیا۔ ان کے مطابق کورنگی کازوے برج 80 فیصد سے زائد مکمل ہو چکا ہے اور دسمبر 2025 یا جنوری 2026 تک مکمل طور پر فعال ہو جائے گا، جو بارشوں میں ڈوبنے والی پرانی کازوے کی مستقل متبادل ثابت ہوگا۔ شاہراہِ بھٹو منصوبہ بھی 78 سے 82 فیصد تک مکمل ہو چکا ہے۔ اس کا پہلا سیکشن قائم آباد سے قائد آباد تک فعال ہے جبکہ دوسرا سیکشن، جو ایم-9 موٹروے سے منسلک ہوگا، 65 فیصد مکمل ہے۔ ملیر ندی کے اوپر چار کلومیٹر طویل بلند سڑک کا کام بھی 50 فیصد کے قریب مکمل ہو چکا ہے۔ یہ 22 کلومیٹر کا اہم رابطہ منصوبہ پورٹ قاسم سے ایم-9 تک مال برداری کو تیز کرنے کیلئے بنایا جا رہا ہے اور 2025 کے آخر تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔ میئر کراچی نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ کی خصوصی ہدایات کے بعد حالیہ ہفتوں میں اس منصوبے کی رفتار میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ ان کی مداخلت کے بعد بی آر ٹی ریڈ لائن کا کام بھی دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے تاہم اب اس کی تکمیل کا ہدف 2026 کے آخر تک بڑھا دیا گیا ہے۔